9

ماڈل درسی کتاب

اِسلامیات

پاکستان کے قومی نصاب 23–2022ء کے مطابق

کینٹب پبلشر، لاہور، پاکستان

CANTAB Publisher

کینٹب پبلشر، لاہور، پاکستان

اس کتاب کے جملہ حقوق بحق کینٹب پبلشر، لاہور، پاکستان محفوظ ہیں۔ کتاب یا کتاب کا کوئی بھی حصہ ناشر کی تحریری اجازت کے بغیر مکمل یا جزوی طور پر کسی بھی شکل میں (خلاصہ، فوٹو کاپی یا آن لائن) شائع کرنا یا استعمال میں لانا ممنوع ہے۔

درسی کتاب اسلامیات برائے جماعت نہم

مؤلفین

مولانا ڈاکٹر ضیاء الرحمٰن سعد، حافظ مدثر فاروق

ایڈیٹوریل بورڈ

پروفیسر ڈاکٹر شاذیہ نعیم

پروفیسر ڈاکٹر نعیم خالد

زیرِ نگرانی

ڈاکٹر مریم چغتائی

ڈائریکٹر، قومی نصاب کونسل

وفاقی وزارتِ تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت، اسلام آباد

داخلی نظر ثانی کمیٹی

- اسما حمید، تاثیر سلمیٰ، فضائیہ ٹیچرز ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، اسلام آباد
- ڈاکٹر مطیع الرحمٰن، ڈاکٹر سلمان شاہد، عظمیٰ حمید، وفاقی نظامت تعلیم، اسلام آباد
- سعیدہ بنگش، عابدہ فیض، غزالہ، وفاقی تعلیمی ادارہ جات (کینٹ / گیریژن)، راولپنڈی
- حافظ محمد اسلم کھوکھر، سارہ محمود، اویس وقار، آرمی پبلک سکولز اینڈ کالجز، راولپنڈی
- ماریہ اقبال، نیول ایجوکیشن ہیڈ کوارٹر، اسلام آباد

قومی نظر ثانی کمیٹی

- ڈاکٹر فخر الزمان، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، حکومت پنجاب
- سید سجاد علی شاہ، محکمہ تعلیم، حکومت گلگت بلتستان
- ڈاکٹر خالد احمد، محکمہ تعلیم، حکومت سندھ
- عبید اللہ مینگل، عبد المجید شاہ، محکمہ تعلیم، حکومت بلوچستان
- شبانہ شاہین، نظامت نصابیات و تربیت اساتذہ، حکومت خیبر پختونخوا
- حافظ حارث میر، ڈی سی آر ڈی، آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر
- سلمان شاہد، عظمیٰ حمید، وفاقی نظامت تعلیم، اسلام آباد

ڈیسک آفیسر قومی نصاب کونسل

منصورہ ابراہیم، صائمہ عباس

زیرِ انتظام

پروفیسر ڈاکٹر شاذیہ نعیم (سی ای او، کینٹب پبلشر، لاہور)

ایڈیشن: اوّل

وضاحت: کتاب میں موجود تمام تصاویر، پینٹنگز اور خاکے برائے عوامی مفاد محض تعلیمی اور تشہیری مقصد کے لیے ہیں۔

کینٹب پبلشر کی دیگر مطبوعات کی معلومات حاصل کرنے کے لیے آفیشل ویب سائٹ www.cantabpublisher.com ملاحظہ کریں۔

یا ہماری آفیشل ای۔ میل info@cantabpublisher.com پر رابطہ کریں۔

اپنی آراء دینے یا اغلاط کی نشان دہی کے لیے info@cantabpublisher.com اور textbooks@snc.gov.pk پر رابطہ کیجیے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

”شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے“

پیش لفظ

دینِ اسلام ہر دور میں مکمل رہ نمائی کا اہم ترین ذریعہ ہے۔ اس کتاب میں قرآن و سنّت کی تعلیمات، عقائد، عبادات، حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی مبارک سیرت، انفرادی اور اجتماعی اخلاقیات اور اسلام کی ممتاز شخصیات کا تعارف کرواتے ہوئے دورِ حاضر کے اہم مسائل کا حل قرآن و سُنّت کی مستند تعلیمات کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔ آپ کے ہاتھ میں موجود اسلامیات کی یہ درسی کتاب پاکستان کے قومی نصاب 2022-23ء کے عین مطابق لکھی گئی ہے۔ مستند اسلامی تعلیمات سے آگہی کے ساتھ طلبہ کو جدید ٹیکنالوجی سے ہم آہنگ معیاری، منفرد اور مفید تدریسی مواد فراہم کرنے کے لیے یہ کتاب مضبوط کردار ادا کرے گی۔

تدریسی کتاب اور اس کے عملی اطلاق کے درمیان فرق کو ختم کرنے اور علم اور صلاحیت کو یکساں توجہ دینے کے لیے یہ کتاب، آن لائن ورک شیٹس، عملی سرگرمیوں، با مقصد گھر کے کام اور پراجیکٹ کی مدد سے ایک بہترین کوشش ہے۔ تدریسِ اسلامیات کو موثّر اور مزید مفید بنانے کے لیے بلومز ٹیکسانومی کے درجات اور جماعت نہم، دہم اور یازدہم کے امتحانی بورڈز کے پرچہ جات کے نمونے کو سامنے رکھتے ہوئے مشقیں تیار کی گئی ہیں، تاکہ طلبہ ابھی سے حاصلاتِ تعلّم پر مبنی امتحانات میں شرکت کے لیے تیار ہوں۔ دُعا ہے کہ یہ نصابی کتاب اساتذۂ کرام اور طلبہ کے لیے یکساں قیمتی وسیلہ کے طور پر کام آئے، اسلام سے گہری محبت اور تفہیم کو فروغ دینے کا باعث بنے اور ہماری آنے والی نسلوں کو اس اُمّت کا درد رکھنے والا ایک قیمتی فرد بنائے۔

مدیر، کیٹب پبلشر، لاہور

کتاب کی اہم خصوصیات وطریقہ تدریس

سبق کے آغاز میں علم اور صلاحیت کی نمایاں تقسیم، اہم ترین، سبق کا جامع تعارف، کیو آر کوڈ کی صورت میں ویڈیو لیکچرز اور متعلقہ تصاویر کے ذریعے ابتدائی صفحہ کو دیدہ زیب اور مفید بنایا گیا ہے۔

طلبہ اور اساتذہ کی سہولت کے لیے متن سے متعلقہ ویڈیو لیکچر کا کیو آر کوڈ، مشکل الفاظ کے درست تلفظ و معانی، اہم اصطلاحات کی جامع وضاحت، دل چسپ معلومات، سرگرمیاں اور رہنمائے اساتذہ کی اسی صفحہ پر موجودگی کو یقینی بنایا گیا ہے۔

حاصلاتِ تعلّم کے مطابق مشقی سوالات، کیو آر کوڈ کی صورت میں مزید عملی مشق اور اختتام پر عملی منصوبے کے ذریعے تعلیمات کو علمی زندگی میں لاگو کرنے کی صلاحیت پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

حاصلاتِ تعلم پر مبنی آن لائن ماڈل ویڈیو لیکچر

نمایاں خصوصیات

جامع طریقہ تعلیم

طلبہ کو ویڈیوز، سیمولیشن، تصاویر، گرافس، نقشہ جات، اور عملی ورک شیٹس کے ذریعے مشغول رکھا گیا ہے۔

منظم اور جامع لیسن پلان

حاصلات تعلم کے مطابق اور واضح تدریسی مقاصد سے آراستہ لیسن پلان، جن کو PPTs، اور سوالیہ بنک کے ساتھ منسلک کر کے موثر بنایا گیا ہے۔

ملٹی میڈیا کا استعمال

بصری و سمعی ذرائع کا بخوبی استعمال تاکہ دلچسپی برقرار رہے۔

مشق اور طلبہ کی نگرانی

متنوع سوالات کے ذریعے حاصل تعلم کی مشق اور پیشرفت کی نگرانی۔

قابل قبول اور قابل رسائی

سہَلُ الحُصُول اور تمام سیکھنے والوں کے لیے یکساں طور پر مفید و موزوں۔

صلاحیت

- احادیث میں موجود موضوعات کو سمجھ کر اپنی روز مرہ زندگی میں ان کی تعلیمات عمل پیرا ہو سکیں۔

ویڈیو لیکچر (Video Lecture)

پاور پوائنٹ پریزنٹیشن (PPT)

حاصل تعلم (SLO)

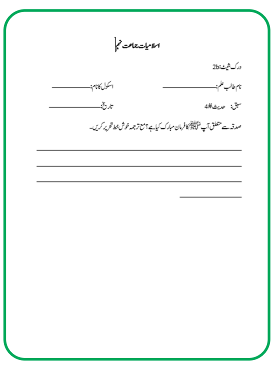

مزید سوالات برائے مشق (Question Bank)

ورک شیٹ (Work Sheet)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

"شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے"

فہرست

نام اسباق	صفحہ نمبر
بابِ اوّل: قرآن مجید و حدیث نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ	1
(الف) ترجمہ قرآن مجید	1
(ب) تعارفِ قرآنِ مجید	2
(ج) احادیثِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ	7
بابِ دوم: ایمانیات و عبادات	14
(الف) (ایمانیات) عقیدہ توحید	14
(ب) عقیدۂ رسالت	20
(ج) ملائکہ، آسمانی کتب اور آخرت پر ایمان	25
(د) (عبادات) نماز	29
(ہ) روزہ	33
بابِ سوم: سیرتِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ	37
(الف) فتحِ مکہ	37
(ب) غزوۂ حنین	42
(ج) عام الوفود	47
(د) حضرت محمد مصطفیٰ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا بچپن اور جوانی	52
(ہ) حضرت محمد مصطفیٰ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ذوقِ عبادت	57
(و) حضرت محمد مصطفیٰ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سخاوت و ایثار	62
بابِ چہارم: اخلاق و آداب	66
(الف) شکر و قناعت	66
(ب) امانت و دیانت	71
(ج) بُری عادات سے اِجتناب (تکبر)	76
(د) بُری عادات سے اِجتناب (حسد)	80

باب پنجم: حسنِ معاملات و معاشرت	84
(الف) قسم کے احکام و مسائل	84
(ب) گواہی کے احکام و مسائل	88
(ج) ہمسایوں کے حقوق	93
باب ششم: ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیرِ اسلام	98
(الف) حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ	98
(ب) حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	102
(ج) حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	106
(د) حضرت عمرو بن اُمیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	110
(ہ) حضرت شفاء، حضرت اُمِّ سُلیم، حضرت اُمِّ عطیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُن	114
(و) صوفیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم	118
(ز) علماء و مفکرین	123
باب ہفتم: اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے	127
(الف) خود اعتمادی و خود انحصاری	127
(ب) جسمانی و ذہنی صحت اور جسمانی ریاضت	132
ماڈل پیپر	137

(الف) ترجمہ قرآن مجید

علم

- مذکورہ سورتوں کا تعارف اور شانِ نزول جان سکیں۔
- سورتوں کے منتخب الفاظ کے معانی جان سکیں۔
- مذکورہ سورتوں کا بامحاورہ ترجمہ پڑھ کر سمجھ سکیں۔
- سورتوں میں موجود تعلیمات کو سمجھ سکیں۔

صلاحیت

- تلاوتِ قرآنِ مجید کے آداب پر عمل کر سکیں۔
- منتخب سورتوں میں مذکور تعلیمات کو سمجھ کر روزمرّہ زندگی میں ان پر عمل کر سکیں۔

اہم ترین "اللہ تعالیٰ کے کلام کی فضیلت مخلوق کے کلام پر ایسی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی فضیلت اپنی مخلوق پر ہے۔" (سنن دارمی، حدیث:3400)

سرگرمی

1. تلاوت قرآن مجید کے آداب پر مذاکرہ کریں اور ان کی فہرست مرتب کر کے کمرا جماعت میں پیش کریں۔
2. منتخب سورتوں میں سے کسی ایک میں موجود موضوع پر تحقیقی مضمون لکھیں۔
3. مذکورہ سورتوں میں سے کسی ایک کے مرکزی مضامین پر مشتمل ایک چارٹ بنائیں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

- اس سبق کی تدریس کے لیے کینٹب پبلشر کے شائع کردہ "مطالعۂ قرآن حکیم برائے طلبہ وطالبات" سے استفادہ کیا جائے۔
- "ترجمہ قرآن مجید" لازمی مضمون کے طور پر علیحدہ جماعت میں پڑھایا جائے۔
- ہر سورت کے منتخب حصہ کے ترجمے کے بعد طلبہ سے متعلقہ موضوعات کا خلاصہ سنیں۔
- روزمرہ معمولات میں ان مضامین کی افادیت اور اپنی زندگی میں ان تعلیمات کو اپنانے کا درس دیں۔
- منتخب سورتوں میں موجود مضامین کی تفہیم کا زبانی اور تحریری امتحان لیں۔

(ب) تعارفِ قرآنِ مجید

حاصلاتِ تعلّم قرآن مجید کا تعارف، فضیلت، اعجاز اور تدوین و حفاظت کے بارے میں جان کر اپنا ایمان پختہ کر سکیں۔

علم

- قرآن مجید میں ہر قسم کی تحریف سے حفاظت کے بارے میں جان سکیں۔
- قرآن مجید کی عالم گیریت کو سمجھ سکیں۔
- قرآن مجید کی جمع و تدوین کے مراحل (عہدِ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور عہدِ صحابہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُم) کے بارے میں جان سکیں۔
- نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے دور میں قرآن مجید کی جمع و تدوین کے طریقہ کار کا جائزہ لے سکیں۔

صلاحیت

- قرآن مجید کے قیامت تک محفوظ ہونے پر اپنا ایمان پختہ کر سکیں۔
- قرآن مجید کو ہدایت کا سرچشمہ سمجھتے ہوئے اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو سکیں۔

اہم ترین حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن مجید سیکھے اور سکھائے۔"
(صحیح بخاری، حدیث: 5028)

قرآن مجید تمام انسانیت کے لیے تا قیامت راہِ ہدایت ہے۔ تمام سابقہ آسمانی کتب کی تصدیق کرنے والی اس کتاب کی حفاظت کی ذمّہ داری خود اللہ تعالیٰ نے لی ہے۔ تاریخِ اسلام کا مطالعہ بتاتا ہے کہ مسلمانوں نے اس کی حفاظت کے فریضہ کی ادائیگی میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ ہم میں سے ہر مسلمان کی ذمّہ داری ہے کہ وہ قرآن مجید کی جمع و تدوین کے مراحل جان کر اس کی اہمیت کو جانے اور اس کتاب پر ایمان لا کر اپنی زندگی اس کے احکام کے مطابق گزارے۔

خزینۂ معلومات

قرآن مجید نے مساوات کے عالم گیر اصول کو اس انداز سے بیان فرمایا:
"اے لوگو! بے شک ہم نے تمھیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا فرمایا اور ہم نے تمھیں مختلف قومیں اور قبیلے بنایا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بے شک اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہو بے شک اللہ خوب جاننے والا بڑا باخبر ہے۔" (سورۃ الحجرات، آیت 13)

قرآن مجید کی تحریف سے حفاظت و عالم گیریت

لفظ "قرآن" عربی زبان کا لفظ ہے، جو "قِرَاءَۃٌ" سے ماخوذ ہے، جس کا معنیٰ ہے: پڑھنا۔ قرآن کا لغوی معنیٰ ہے "وہ کتاب جس کو بار بار پڑھا جائے" جب کہ شرعی اصطلاح میں قرآن مجید کی تعریف ان الفاظ سے کی جاتی ہے: "قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا وہ کلام ہے، جو حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر نازل ہوا، مصاحف میں لکھا گیا اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے ہم تک بغیر کسی شبہ کے تواتر کے ساتھ نقل ہوا۔"

انسانیت کی رہ نمائی کے لیے الہامی کتب کے نزول کا سلسلہ قرآن مجید پر مکمل ہو چکا ہے اور اب تا قیامت کوئی کتاب نازل نہ ہوگی۔ تمام انسانوں کی نجات کا ذریعہ یہی الہامی کتاب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہے اور اس کو ہر قسم کی تحریف سے کُلّی طور پر پاک قرار دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝٩ (سورۃ الحجر، آیت:9)

ترجمہ: "بے شک ہم ہی نے (اس) ذکر (قرآن مجید) کو نازل فرمایا ہے اور بے شک ہم ہی اس کی ضرور حفاظت فرمانے والے ہیں۔"

آج قرآن مجید کے نزول کو چودہ صدیوں سے زائد کا عرصہ گزر چکا ہے، تاہم یہ اس کا معجزہ ہے کہ اس کا ایک ایک حرف اسی طرح محفوظ ہے، جیسے نزول کے وقت تھا۔ اس میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اور نہ ہی اس میں کسی ادنیٰ ترمیم کی گنجائش ہے۔

قرآن مجید کی عالم گیریت

قرآن مجید کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کی تعلیمات سابقہ آسمانی کتب و صحائف کی طرح کسی خاص علاقے یا قوم کے لیے محدود نہیں ہیں، بلکہ ان میں عالم گیریت کا پہلو نمایاں ہے۔ جس طرح صاحبِ قرآن یعنی نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تمام کائنات کے نبی ہیں اسی طرح قرآن مجید کی تعلیمات بھی تمام کائنات کے انسانوں کے لیے ہیں۔ قرآن مجید تمام جن و انس کی ہر نسل، رنگ، علاقے اور جنس کے لیے عالم گیر آفاقی اصولوں پر مشتمل اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ یہ کتابِ ہدایت مکمل ضابطۂ حیات کا نمونہ پیش کرتی ہے اور اس کی تعلیمات کی جامعیت اور آفاقیت نے تاریخِ عالم پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفُّظ

الہامی	اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ
تَحریف	کمی بیشی
تَرمیم	تبدیلی
آفاقی	پوری دنیا سے تعلق رکھنے والا
ضابِطۂ حَیات	زندگی گزارنے کا دستور

تَوضیحِ اِصطلاح

الہامی کتابوں (بڑی کتاب) اور صحیفے (چھوٹی کتاب) کی اصل تعداد معلوم نہیں تاہم بعض روایات کے مطابق کتب و صحائف کی تعداد ایک سو چار ہے۔

سرگرمی

قرآن مجید کے ابتدائی اور موجودہ دور میں سے دو نسخے لیں اور کوئی سی 10 آیات کا موازنہ کریں۔ اس کے ساتھ دنیا کے ہر براعظم کے کسی ایک فرد کی تلاوت کی آڈیو یا ویڈیو یا وہاں شائع کردہ قرآن مجید سے کسی ایک سورت کا موازنہ کریں اور یہ ثابت کریں کہ ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔

عالم گیر انسانی اقدار کو فروغ دینے والی کم از کم تین قرآنی آیات کا انتخاب کریں۔ پاور پوائنٹ پر ایک پریزنٹیشن بنائیں اور موجودہ دور کی متنوع دنیا میں اس کی تطبیق کی وضاحت کریں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

قرآن مجید میں عدمِ تحریف کا عقیدہ، اس کی وضاحت و اہمیت تاریخِ اسلام کی روشنی میں بیان کریں۔ آخری الہامی کتاب ہونے کا مفہوم ختم نبوت کی روشنی میں واضح کر کے اس کی عالم گیریت واضح کریں۔

دورِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم میں جمعِ قرآنِ مجید

عہدِ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم میں حفاظتِ قرآن کے دو طریقے تھے:

۱ بہ ذریعہ حفظ ۲ بہ ذریعہ کتابت

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم ایک جانب قرآنی آیات کے نزول کے وقت انھیں لکھوانے کا اہتمام فرماتے تھے تو دوسری جانب صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُم کو قرآن مجید یاد کرنے کی ترغیب بھی دلایا کرتے تھے۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُم کو خود بتاتے کہ کون سی آیت کہاں، کس سورت میں کس آیت سے پہلے یا کس آیت کے بعد درج کرنی ہے۔ خود نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم جبریل امین کے ساتھ قرآن مجید کا دَور فرمایا کرتے۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم کے زمانے میں کئی حفّاظ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُم موجود تھے، جن کی تعداد کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ صرف ایک لڑائی "بئرِ معونہ" میں سَتَّر (70) صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُم کی ایک بڑی جماعت شہید ہوئی، جن کو "قُرَّاء" کہتے ہیں۔ دورِ رسالت میں وحی لکھنے کے لیے صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُم مامور تھے، جنھیں کاتبینِ وحی کہا جاتا تھا، جن کی تعداد چالیس کے قریب بتائی جاتی ہے۔ مشہور کاتبینِ وحی میں خلفائے راشدین سمیت حضرت زید بن ثابت اور حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُم شامل ہیں۔ آیاتِ قرآنیہ کی کتابت کے لیے اس دور کے مطابق پتھر کی سلیں، اونٹ کے شانے کی ہڈی، خشک چمڑے اور کھجور کے پتے وغیرہ استعمال کیے جاتے تھے۔ اس دور میں اگرچہ کاغذ کی ایجاد ہو چکی تھی، لیکن عام حالات میں اس تک رسائی ممکن نہیں تھی۔ یوں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ طیبہ میں ہی قرآن مجید صرف لکھا ہوا نہیں بلکہ لوگوں کے سینوں میں بھی محفوظ ہو چکا تھا۔

دورِ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُم میں جمع و تدوینِ قرآنِ مجید

خلیفۂ اوّل حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کے عہد میں باقاعدہ حکومتی سرپرستی میں قرآن مجید کی تدوین کے کام کا آغاز ہوا۔ اس سے قبل قرآن کریم ایک کتابی شکل میں جمع نہیں تھا، بلکہ الگ الگ صحیفوں کی صورت میں موجود تھا۔ نبوّت کے مُدّعی مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ میں جب کثیر تعداد میں حفاظِ قرآن شہید ہوئے تو حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کے توجّہ مبذول کروانے پر سیدنا صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے اس عظیم کام کا بیڑا اٹھایا۔ اس مقصد کے لیے باہمی رضامندی سے حضرت زید بن ثابت اور حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُما پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی، جنھوں نے انتہائی محنت سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت کو جمع کیا

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفُّظ

دَور	باری باری ایک دوسرے کو سنانا
مامُور	مقرر
مُدَّعِی	دعویٰ کرنے والا
بیڑا اٹھایا	مشکل کام کرنے کی ذمہ داری لی

توضیحِ اصطلاح

کاتبینِ وحی کا اطلاق صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُم کی اس جماعت پر ہوتا ہے جو قرآن مجید کی آیات اور دوسری خاص تحاریر کو نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم کے حکم کے مطابق لکھا کرتے تھے۔

مدینہ سے چار دن کے فاصلے پر ایک کنواں واقع تھا جس کا نام "مَعُونہ" تھا، ماہ صفر ۴ ہجری میں اس کے قریب ہی اصحاب بیر معونہ کی شہادت کا دل خراش واقعہ پیش آیا۔

سرگرمی

والدین کی مدد سے عہد نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم و صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُم میں قرآن مجید کی تدوین کے اہم مراحل کو اجاگر کرنے والی ٹائم لائن بنائیں۔ ہر مرحلے کی اہمیت کی وضاحت کرتے ہوئے کمرا جماعت میں وہ ٹائم لائن پیش کریں اور جائزہ لیں کہ آپ نے قرآن مجید کی حفاظت میں کتنا کردار ادا کیا۔

اور ایک کتابی شکل میں ترتیب دیا۔ قرآنی آیات کو جمع کرنے کے لیے یہ اصول بنایا گیا کہ ایک لکھی ہوئی آیت پر دو لوگوں کی گواہی کے بعد اسے قرآن مجید میں شامل کیا گیا۔ اس اصول سے صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنۡھُم کی کمال احتیاط کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے، حالاں کہ وہ تمام قرآن کے حافظ تھے اور اپنے حافظے کے بل بوتے پر قرآن مجید کو جمع کر سکتے تھے، لیکن انھوں نے اپنے حافظے کے ساتھ ساتھ احتیاط کو ترجیح دی۔ اس ساری تگ و دو کے بعد قرآن مجید ایک کتابی شکل میں جمع ہوا اور اس نسخہ کا نام مُصۡحَفۡ رکھا گیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کی وفات کے بعد یہ مصحف حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کے پاس محفوظ رہا اور ان کی شہادت کے بعد اُمّ المؤمنین حضرت حفصہ رَضِیَ اللہُ عَنۡھا کی تحویل میں آ گیا۔

بعد ازاں حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کے دور میں جب قرآن کریم کے مختلف لہجوں اور قراءتوں پر اختلاف نے زور پکڑا تو انھوں نے حضرت حفصہ رَضِیَ اللہُ عَنۡھا کے پاس موجود "مصحف" کو منگوایا اور اس کی نقول تیار فرمانے کا ارادہ کیا۔ اس موقع پر قرآن مجید کو قبیلہ قریش کے لہجے کے مطابق لکھا گیا، کیوں کہ قرآن مجید عربی زبان میں قریش کی لغت میں نازل ہوا تھا۔ قرآن مجید کی ایک قراءت پر اُمّت کو متحد و متفق کرنے کے لیے اس نسخہ کی متعدد نقول تیار کی گئیں اور انھیں حکومت کے مختلف صوبوں میں بھیج دیا گیا، یوں اُمّت کے مابین قراءتوں اور لہجوں کا اختلاف ختم ہوا۔

قرآن مجید کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ کا وعدہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنۡھُم کے ادوار میں بہ خیر و خوبی مکمل ہوا اور ہم تک کلام اللہ بغیر کسی کمی بیشی کے پہنچا۔ قرآن مجید کی جمع و تدوین کی اس تاریخ کا سرسری مطالعہ بھی اس حقیقت کو عیاں کرنے کے لیے کافی ہے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کی حفاظت کا ذمّہ لیا ہے، یہی وجہ ہے کہ یہ ہر قسم کے ردّو بدل سے یکسر پاک ہے۔ اس کی تعلیمات دائمی ہونے کے ساتھ ساتھ عالم گیریت کی خوبی سے متصف ہیں۔

حاصلِ کلام

قرآنِ مجید میں تحریف کی ہر کوشش ناکامی سے دوچار ہوئی، کیوں کہ اس کی حفاظت کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کا واحد ذریعہ یہی کتاب ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی تعلیمات کو سمجھیں اور ان پر عمل کی کوشش کریں، تاکہ ہم بھی عروج کی جانب گامزن ہو سکیں۔

الفاظ کے معانی اور دُرُست تَلَفُّظ

تگ و دو	محنت، مشقت
رَدّ و بدَل	تبدیلی
یَکسَر	بالکل
دائمی	ہمیشہ کے لیے
مُتَّصِف	جس میں کوئی وصف پایا جائے
عُرُوج	بلندی

سرگرمی

رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے زمانے میں قرآن مجید کی تالیف اور تدوین کے طریقہ کار کو جانچنے اور سمجھنے کے لیے کسی غیر نصابی کتاب کا مطالعہ کریں اور سبق کی روشنی میں مزید معلومات کمرا جماعت میں پیش کریں۔

قرآن مجید کی جمع و تدوین کے مراحل کے بنیادی نکات کے بارے میں گروپ کی صورت میں کام کروایا جائے۔ قرآن مجید سے کوئی سے سات معاشرتی احکام کی فہرست بنائیں اور ان پر عمل کر کے اساتذۂ کرام کو بتائیں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

طلبہ کو تدوینِ قرآنِ مجید کے مراحل ترتیب وار بتائیں اور تدوینِ قرآنِ مجید کے طریقوں سے آگاہ کریں۔ اس مقصد کے لیے تاریخِ اسلام کے ابتدائی دور کا نقشہ مستند حوالوں سے کھینچیں۔

طلبہ کو قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا کرنے کے لیے آیاتِ آداب و احکام کی روشنی میں عملی کام دیں۔

مشق

سبق غور سے پڑھیں اور درست ترین جواب کا انتخاب کریں۔

۱ تمام آسمانی کتابوں کی تصدیق کرنے والی کتاب ہے:

(الف) تورات مقدس (ب) زبور مقدس (ج) انجیل مقدس (د) قرآن مجید

۲ آسمانی کتاب قرآن مجید کا معجزہ ہے:

(الف) چودہ صدیوں سے زائد عرصہ محفوظ رہنا (ب) مصاحف میں لکھا ہونا

(ج) اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہونا (د) قرآنی آیات کی کتابت

۳ قرآن مجید کی حفاظت کا ذمّہ لیا ہے:

(الف) اللہ تعالیٰ نے (ب) نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے (ج) ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے (د) عمر فاروق رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے

۴ قرآن مجید کی عالم گیریت کا تقاضا ہے کہ اس کی تدوین و حفاظت کا ذمہ دار قرار دیا گیا:

(الف) قبیلہ قریش کو (ب) صرف اہلِ عرب کو (ج) تمام مسلمانوں کو (د) صرف صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ عَنْهُم کو

۵ کاتبینِ وحی سے مراد ہیں وہ صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ عَنْهُم جو:

(الف) قرآن مجید حفظ کر چکے تھے (ب) قرآن مجید پڑھاتے (ج) قرآن مجید کو لکھتے (د) قرآن مجید ایک دوسرے کو سناتے

۶ حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے زمانے میں قرآن مجید کو ایک کتابی شکل میں تحریر کیا گیا جس کا نام رکھا گیا:

(الف) مکتب (ب) مصحف (ج) منزل (د) مجمع

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

۱ قرآن مجید کی تعریف، تعلیمات اور اس کی خصوصیات بیان کریں۔

۲ قرآن مجید کی حفاظت کا ذمّہ کس پر ہے اور اس کی حفاظت کے لیے کیا اقدامات کیے گئے ہیں؟

۳ دورِ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ میں قرآن کی جمع و تدوین کیسے ہوئی؟

۴ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی حیاتِ طیبہ میں قرآن مجید کیسے محفوظ کیا گیا؟

۵ کیا حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اور حضرت عمر فاروق رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے دور میں قرآن مجید کی تدوین ہوئی؟

درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات تحریر کریں۔

۱ قرآن مجید کی اہمیت بیان کریں اور قرآن مجید کی حفاظت اور تدوین کے بارے میں صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ عَنْهُم کا کردار تفصیل سے بیان کریں۔

۲ قرآن مجید کی تعلیمات اور ان کے عملی اطلاقات پر روشنی ڈالیں۔

۳ قرآن مجید کی حفاظت اور تدوین کے لیے حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اور حضرت عمر فاروق رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے اقدامات پر تفصیل سے تبادلۂ خیال کریں۔

عملی منصوبہ

قرآن مجید کی تین سے پانچ وہ آیات تلاش کریں، جن میں کسی سائنسی دعویٰ کو بہ طور دلیل یا ثبوت پیش کیا گیا ہو۔ تحقیق کریں اور اس کی روشنی میں اپنے نتائج کمرا جماعت میں پیش کریں کہ آج سے تقریباً 1400 سال قبل کیے گئے سائنسی دعووں کو آج بھی کیسے تسلیم کیا جا رہا ہے اور ہمارے لیے تا قیامت رہ نمائی کا سبب بن سکتی ہے۔

(ج) احادیثِ نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم

حاصلاتِ تعلّم

حدیث کی تعریف، اہمیت اور فضیلت سمجھ سکیں اور دس مستند احادیث مبارکہ (بہ مطابق ضمیمہ) مع ترجمہ اور اُن کے مفاہیم کو سمجھ کر عملی زندگی میں اُن کا اطلاق کر سکیں۔

علم

- حدیثِ نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کی تعریف اور اہمیت جان سکیں۔
- حدیثِ نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کی فضیلت اور مفہوم کو سمجھ سکیں۔
- شاملِ نصاب احادیث نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کا ترجمہ سمجھ سکیں۔
- احادیثِ نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم میں بیان کی گئی تعلیمات کو سمجھ سکیں۔

صلاحیت

- احادیث میں موجود موضوعات کو سمجھ کر اپنی روز مرّہ زندگی میں ان کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو سکیں۔

اہم ترین قرآن مجید کی تفہیم کے لیے حدیث کی ضرورت واہمیت تسلیم شدہ ہے۔ احادیثِ طیبہ دراصل قرآنی احکام کے اجمال کی توضیح و تشریح ہیں۔

حدیث کا لفظی معنٰی بات یا گفت گو ہے، جب کہ شریعت کی اصطلاح میں حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کے اقوال، افعال اور تقریر کو حدیث کہا جاتا ہے۔ تقریر سے مراد یہ ہے کہ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کی موجودگی میں کوئی عمل کیا گیا ہو اور آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے اس عمل پر ناپسندیدگی کا اظہار نہ فرمایا ہو یا خاموشی اختیار کی ہو۔ قرآن مجید کی تفہیم کے لیے حدیثِ نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کی ضرورت مسلّم ہے۔

احادیثِ نبویہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ میں قرآن مجید کے مجمل احکام کی تفصیل و تشریح بیان کی گئی ہے۔ قرآن مجید کی بے شمار آیات اس حقیقت کو واضح کرتی ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے اقوال اور افعال کی اتباع درحقیقت اطاعت و محبتِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔

ارشاد فرمایا گیا:

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (سورۃ النساء، آیت:80)

ترجمہ: "جس نے رسول (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ) کی اطاعت کی تو یقیناً اُس نے اللہ کی اطاعت کی۔"

ایک اور مقام پر رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی ذات کو اوامر و نواہی کے قبول کا معیار قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا:

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (سورۃ الحشر، آیت:7)

ترجمہ: "اور جو کچھ رسول تمھیں عطا فرمائیں تو اسے لے لو اور جس سے تمھیں منع فرمائیں تو (اس سے) رک جاؤ۔"

مذکورہ آیاتِ بینات سے حدیث کی اہمیت و فضیلت واضح ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ سورۃ النجم میں رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی زبان سے ادا ہونے والے کلمات کو عین وحی بھی قرار دیا گیا ہے، جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ جس طرح قرآنی تعلیمات پہ عمل پیرا ہونا لازمی ہے، اسی طرح حدیثِ پاک پہ عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ ذیل میں چند منتخب احادیثِ مبارکہ مع ترجمہ پیش کی جاتی ہیں۔

حدیث 1

رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِنِسَائِهِمْ

(سنن ترمذی، حدیث:1162)

ترجمہ: "سب سے کامل ایمان والا مومن وہ ہے، جو سب سے بہتر اخلاق والا ہو اور تم میں سب سے بہتر وہ ہے، جو اپنی عورتوں کے حق میں سب سے بہتر ہو۔"

تشریح: اس حدیث مبارک میں اخلاقِ حسنہ کی ترغیب دی گئی ہے اور واضح کیا گیا ہے کہ عمدہ ترین اخلاق والا ہی درحقیقت کامل ایمان والا ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں حدیث مبارک کے دوسرے حصہ میں اہل و عیال کے ساتھ حسنِ سلوک کی ترغیب دی گئی ہے اور ان سے حسنِ سلوک کو بہتری کا معیار قرار دیا گیا ہے۔

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفّظ

مُجمَل	جو تفصیل کا محتاج ہو
اِتّباع	پیروی
اَوامر	امر کی جمع، جس کا حکم دیا گیا ہو
نَواہی	نہی کی جمع، جس سے منع کیا گیا ہو

خزینۂ معلومات

اسلامی شریعت اور اسلامی قانون کے بنیادی مآخذ میں قرآن مجید کے بعد دوسرا مرتبہ سُنّتِ رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو حاصل ہے۔

توضیحِ اصطلاح

انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَامُ پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے کلام کو "وحی" کہتے ہیں۔

سرگرمی

آپ روزمرہ معمولات میں نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے کن احکام کی اطاعت کرتے ہیں۔ والدین کی مدد سے کسی ایک دن کا جدول بنا کر کمرا جماعت میں پیش کریں۔

حدیث 2

رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَيَعْرِفْ شَرَفَ كَبِيْرِنَا (سنن ترمذی، حدیث:1920)

ترجمہ: ”وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے، جو ہمارے چھوٹوں پر مہربانی نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا مقام نہ پہچانے۔“

تشریح: اس حدیث مبارک میں دراصل چھوٹوں اور بڑوں کے حقوق و فرائض کی جانب اشارہ کیا گیا ہے۔ بڑوں کی عمر کا تقاضا ہے کہ ان کا ادب و احترام کیا جائے اور چھوٹوں کے بچپنے کا تقاضا ہے کہ ان پر دستِ شفقت رکھا جائے۔ ان دونوں اعمال کی عدم موجودگی کی صورت میں کامل ایمان کی نفی کی گئی ہے۔

حدیث 3

رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ وَاَجْمِلُوْا فِى الطَّلَبِ فَإِنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَ رِزْقَهَا وَإِنْ أَبْطَاَ عَنْهَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَجْمِلُوْا فِى الطَّلَبِ، خُذُوْا مَا حَلَّ، وَدَعُوا مَا حَرُمَ (سنن ابن ماجہ، حدیث:2144)

ترجمہ: ”اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور اچھے طریقے سے (اعتدال کے ساتھ) روزی طلب کرو، کیوں کہ کوئی انسان اپنا رزق پورا کیے بغیر نہیں مرے گا اگرچہ اس (رزق کے حصول) میں دیر ہو جائے۔ چناں چہ اللہ سے ڈرو اور اچھے طریقے سے روزی طلب کرو۔ جو حلال ہے، وہ لے لو اور جو حرام ہے، اسے چھوڑ دو۔“

تشریح: مذکورہ حدیث مبارک رزقِ حلال اور کسبِ حلال کی اہمیت واضح کر رہی ہے۔ انسان کو رزق میں حلال و حرام کی تمیز کرنی چاہیے، یہی مومن و کافر میں فرق اور حدِ فاصل ہے۔ حرام سے اجتناب اور حلال کو اختیار کرنا ہی اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کا شیوہ ہے اور یہ تقویٰ و پرہیز گاری کی علامت ہے۔

حدیث 4

رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّبْسَطَ لَهٗ فِىْ رِزْقِهٖ وَيُنْسَاَ لَهٗ فِىْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ

(صحیح مسلم، حدیث:6524)

ترجمہ: ”جس آدمی کو یہ بات پسند ہو کہ اس کے رزق میں کشادگی کی جائے اور اس کے مرنے

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفُّظ

دَستِ شَفقت	پیار کا ہاتھ
شیوَہ	انداز، عادت، روش

خزینۂ معلومات

اسلام حلال کمانے کی نہ صرف اجازت دیتا ہے بلکہ اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے حلال کمانے کی محنت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کا محبوب قرار دیتا ہے۔ اسلام کا مقصد یہ ہے کہ دنیا میں رہ کر فکرِ آخرت کو اپنا مقصد بنایا جائے۔

سرگرمی

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں اخلاقِ حسنہ کی فہرست بنائیں اور ان پر عمل کریں۔

حدیث مبارک کی روشنی میں بتائیں کہ سیرت میں بچوں کے ساتھ حسنِ سلوک کے واقعات سے ہم کیا سیکھ سکتے ہیں۔ کمرا جماعت میں بیان کریں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

قرآن و سنت کا باہمی تعلّق بیان کریں۔ حدیث نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حجیت و اہمیت کو واضح کریں اور قرآن و سنت کے باہمی تعلق کی وضاحت کے لیے کوئی سی تین آیات کی مثالیں دیں۔

کے بعد اسے یاد رکھا جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی رشتہ داری کو جوڑے۔"

تشریح: اس حدیث پاک میں صلہ رحمی کی اہمیت واضح کی گئی ہے۔ انسان کو زندگی میں عموماً دو چیزوں کی خواہش زیادہ ہُوا کرتی ہے، ایک یہ کہ اس کے رزق میں کشادگی ہو اور دوسرا یہ کہ اس کو اچھے الفاظ سے یاد رکھا جائے۔ مذکورہ روایت میں صلہ رحمی کے نتیجے میں ان دونوں چیزوں کی بشارت سے نوازا گیا ہے۔

حدیث 5

رسول اللہ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کبیرہ گناہوں کے متعلق خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اَلشِّرْكُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ (صحیح مسلم، حدیث:88)

ترجمہ: "اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی جان کو (ناحق) قتل کرنا اور جھوٹ بولنا (کبیرہ گناہوں میں سے ہے)۔"

تشریح اس حدیث میں رسول اللہ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کبیرہ گناہوں کی ایک مختصر سی فہرست بیان فرمائی ہے، جس کے تحت چار گناہوں کو کبیرہ یعنی بڑے گناہوں میں شمار کیا گیا ہے۔ جن میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، ناحق طریقے سے کسی کو قتل کرنا اور جھوٹ بولنا بالترتیب شامل ہیں۔

حدیث 6

رسول اللہ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

اِنَّ اِخْوَانَكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰہُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَاِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَاَعِيْنُوْهُمْ

(صحیح بخاری، حدیث:2545)

ترجمہ: "تمھارے غلام بھی تمھارے بھائی ہیں، اگر چہ اللہ تعالیٰ نے انھیں تمھاری ماتحتی میں دے رکھا ہے۔ اس لیے جس کا بھی کوئی بھائی اس کے ماتحت ہو، اسے وہی کھلائے، جو وہ خود کھاتا ہے اور وہی پہنائے، جو وہ خود پہنتا ہے اور ان پر ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالے، لیکن اگر ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالو تو پھر ان کی خود مدد بھی کر دیا کرو۔"

تشریح: مذکورہ روایت میں غلاموں کے ساتھ حسنِ سلوک کی ترغیب دی گئی ہے۔ آج کے دور میں اگرچہ غلاموں کا تصوّر نہیں ہے، تاہم ملازمین کے ساتھ برتاؤ کا طریقہ اس حدیث کے تحت دیکھا جاسکتا ہے۔ اس میں بیان کیا گیا ہے کہ جو اپنے لیے پسند کیا جائے، وہی ماتحت افراد کے لیے پسند کیا جائے اور ضرورت سے زیادہ ان پر مشقت بھی نہ ڈالی جائے۔

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفّظ

کُشادگی	وُسعت
ماتحتی	کسی کے زیرِ حکم کام کرنا

خزینۂ معلومات

قرآن مجید نے کئی مقامات پر توحید کے ساتھ ہی والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم دیا ہے۔ تفصیل کے لیے درج ذیل آیات کا مطالعہ کریں:

1 سورۃ النساء، آیت:36
2 سورۃ الانعام، آیت:152
3 سورۃ بنی اسرائیل، آیت:22-23
4 سورۃ لقمان، آیت:13-14

توضیحِ اِصطلاح

ہر وہ گناہ جس کے ارتکاب پر قرآن و سنت میں وعید آئی ہو گناہِ کبیرہ کہلاتا ہے۔ جو صغیرہ گناہ جرات اور بے باکی سے کیا جائے وہ بھی گناہِ کبیرہ بن جاتا ہے۔ گناہ کبیرہ کی کوئی مخصوص تعداد متعین نہیں ہے۔

سرگرمی

کسبِ حلال کے فضائل کا چارٹ بنائیں اور اپنے جاننے والے دس لوگوں کو بھیجیں۔

گناہِ کبیرہ میں شامل گناہوں کی فہرست بنائیں اور ان کی شناعت کمرا جماعت میں بیان کریں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

احادیثِ مبارکہ کی فضیلت اور ان پر عمل کے فوائد قرآن و سنت سے بیان کریں اور تمام احادیث کا ترجمہ / مفہوم طلبہ کو ذہن نشین کروائیں۔

حدیث 7

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

مَنْ اُفْتِیَ بِغَیْرِ عِلْمٍ کَانَ اِثْمُہٗ عَلٰی مَنْ اَفْتَاہُ وَمَنْ اَشَارَ عَلٰی اَخِیْہِ بِاَمْرٍ یَعْلَمُ اَنَّ الرُّشْدَ فِیْ غَیْرِہٖ فَقَدْ خَانَہٗ (سنن ابی داؤد، حدیث:3657)

ترجمہ: ”جسے علم کے بغیر فتویٰ دیا گیا تو (اس فتوی پر) عمل کرنے والے کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہو گا اور جس نے اپنے بھائی کو کوئی مشورہ دیا، جب کہ اسے علم تھا کہ بھلائی اس کے خلاف میں ہے تو اس نے خیانت کا ارتکاب کیا۔“

تشریح: بغیر علم کے کسی سوال کا جواب دینا نامناسب عمل ہے۔ مذکورہ روایت میں اسی کی مذمّت بیان کی گئی ہے۔ اسی طرح صحیح مشورہ نہ دینا بھی قابلِ گرفت امر ہے، جسے خیانت سے تعبیر کیا گیا ہے۔

حدیث 8

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

اَلْحَیَاءُ لَا یَأْتِیْ اِلَّا بِخَیْرٍ (صحیح مسلم، حدیث:37)

ترجمہ: ”حیا سے خیر اور بھلائی ہی حاصل ہوتی ہے۔“

تشریح: شرم و حیا ایسا وصف ہے جو معاشرے میں پاکیزگی لاتا اور انسان کو معاشرے میں عزت و مرتبہ عطا کرتا ہے۔ حدیث مبارک میں اسی وصف کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے اور اسے مکمل خیر یعنی ہر قسم کی بھلائی سے تعبیر کیا گیا ہے، گویا یہ فرمایا گیا ہے کہ جو اس وصف سے متّصف ہو، اسے ہر قسم کی بھلائی سے نواز دیا جاتا ہے۔

حدیث 9

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَیِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا (سنن ابن ماجہ، حدیث:925)

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تجھ سے فائدہ دینے والے علم، پاک رزق اور قبول ہونے والے عمل کا سوال کرتا ہوں۔“

تشریح: اس حدیث مبارک میں ایک ایسی دعا سکھائی گئی ہے، جس میں تین باتوں کا سوال کیا گیا ہے۔ علم نافع سے مراد مفید علم ہے۔ ہر وہ علم جو نفع بخش ہو، اس سے انسان کی صلاحیتوں میں نکھار آتا ہے اور اُسے حق و باطل میں تمیز کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ رزقِ طیب سے بھی انسان کی خفیہ صلاحیتیں اجاگر ہوتی ہیں اور قبول کیا جانے والا عمل انسان کی بلندئ درجات کا سبب بنتا ہے۔

الفاظ کے معانی اور دُرُست تلفُّظ

قابلِ گرِفت	ایسا عمل جس پر پکڑ ہو
مُتَّصِف	جس میں صفت موجود ہو
نَفع بَخش	فائدہ دینے والا
خُفیَہ	پوشیدہ، چھپا ہوا

خزینۂ معلومات

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس علم سے پناہ مانگی ہے جس سے فائدہ اٹھانا ممکن نہ ہو۔

(سنن نسائی، حدیث:5539)

سرگرمی

علم کی اہمیت کمرا جماعت میں بیان کریں اور اس کے ضمن میں جہل کی مذمّت اور علم کے مطابق عمل کی ضرورت بھی بیان کریں۔

آپ روزمرہ زندگی میں حیا کے تقاضوں پر کیسے عمل کرتے ہیں؟ کمرا جماعت میں بیان کریں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

طلبہ کو بتائیں کہ ان احادیثِ مبارکہ کا مقصد صرف یاد کرنا یا سمجھنا نہیں، بلکہ اپنی روزمرہ زندگی میں ان کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا ہے۔

حدیث 10

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

اَلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ (صحیح مسلم، حدیث:2564)

ترجمہ: "ہر مسلمان پر (دوسرے) مسلمان کا خون، مال اور عزّت حرام ہیں۔"

تشریح: حدیث مبارک میں مسلمان کی عزّتِ نفس اور اس کے جان و مال کی حرمت کا ذکر کیا گیا ہے۔ ایک مسلمان کے لیے دوسرے مسلمان کا خون بہانا، اس کی دولت پر قبضہ کرنا یا اس کی عزّت اچھالنا حرام قرار دیا گیا ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ اہلِ اسلام کا آپس میں کس قسم کا قریبی تعلق اور رشتہ ہے۔

اسماء الحسنٰی

- اَلْحَیُّ — ہمیشہ زندہ رہنے والا
- اَلْقَیُّوْمُ — سب کو اپنی تدبیر سے قائم رکھنے والا
- اَلْوَاجِدُ — وجود عطا فرمانے والا
- اَلْمَاجِدُ — عظمت و بزرگی والا
- اَلْوَاحِدُ — یکتا
- اَلصَّمَدُ — بے نیاز
- اَلْقَادِرُ — قدرت و طاقت والا
- اَلْمُقْتَدِرُ — قدرتِ کاملہ کا مالک
- اَلْمُقَدِّمُ — بڑھانے والا
- اَلْمُؤَخِّرُ — پیچھے رکھنے والا
- اَلْاَوَّلُ — سب مخلوقات اور موجودات سے پہلے
- اَلْاٰخِرُ — تمام موجودات کے بعد بھی باقی رہنے والا
- اَلظَّاهِرُ — قدرت کے اعتبار سے ظاہر
- اَلْبَاطِنُ — اپنی ذات کے اعتبار سے پوشیدہ
- اَلْوَالِی — تصرُّف اور اختیار کا مالک
- اَلْمُتَعَالُ — بلند و برتر
- اَلْبَرُّ — اچھائی اور بھلائی فرمانے والا
- اَلْمُنْتَقِمُ — بدلہ لینے والا
- اَلتَّوَّابُ — زیادہ توبہ قبول کرنے والا
- اَلْعَفُوُّ — معاف فرمانے والا

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفّظ

عِزَّتِ نَفْس	توقیرِ ذات، خودداری
قُدْرَتِ کَامِلَہ	مکمل قدرت
تَصَرُّف	قبضہ، دخل، اختیار

سرگرمی

خطبہ حجۃ الوداع کی روشنی میں بتائیں کہ ہمیں دوسروں کی جان، مال اور آبرو کے تحفظ کے لیے کن اعمال کو اختیار کرنا چاہیے۔

والدین کی مدد سے دس تجاویز پر مشتمل ایک صفحہ تیار کریں جس میں ماتحتوں کے ساتھ حسنِ سلوک کا بیان موجود ہو۔ گھر کے قریب دس اداروں / دفاتر / دکانوں کے سربراہوں کو وہ صفحہ پڑھنے کے لیے دیں اور خود بھی ان پر عمل کریں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

طلبہ اپنا جائزہ لیں کہ وہ دی گئی احادیثِ مبارکہ کی تعلیمات میں سے کن کن پر عمل کرتے ہیں، فہرست بنائیں۔

مذکوہ احادیثِ مبارکہ پر عمل کے لیے کمرا جماعت یا گھر کی سطح پر عملی کاموں کی فہرست بنا کر ان پر عمل کریں۔

حاصلِ کلام

انسانی زندگی کی کامیابی اور خوب صورتی کا تصوّر احادیث مبارکہ پر عمل کیے بغیر ممکن نہیں ہے۔ احادیث مبارکہ پر عمل کرنا جہاں اخروی نجات کا سبب ہے وہیں دنیا میں بھی اس کے ثمرات و برکات سے انکار ممکن نہیں ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اپنی روز مرّہ زندگی نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں کے مطابق گزاریں اور اس معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروانہ کریں۔

مشق

درج ذیل سوالات کے زبانی جوابات دیں۔

۱ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اچھے اخلاق کو کتنی اہمیت دی؟

۲ حدیث 2 میں رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کسی خصوصی گروہ کو ناپسندیدہ قرار دینے کا ذکر کیا ہے؟

۳ حدیث 3 میں رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کس چیز کی ترغیب دی ہے؟

۴ حدیث 4 میں رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے محبوب بننے کا طریقہ کس انداز سے بیان کیا ہے؟

۵ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کن اعمال کو کبیرہ گناہوں میں شامل کیا ہے؟

۶ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ماتحت کے ساتھ کس طرح کا سلوک کرنے کی ترغیب دی؟

۷ حدیث 7 میں کن دو احکام کا تذکرہ ہے؟

۸ حدیث 8 کے مطابق حیا کی کیا اہمیت ہے؟

۹ دعا میں رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کن تین چیزوں کا سوال کیا؟

۱۰ حدیث 10 میں رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کسی مسلمان کے لیے کیا حرام قرار دیا؟

عملی منصوبہ

جماعت کے تین طلبہ کا گروہ بنایا جائے اور احادیثِ نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ میں مذکور کوئی سے تین رفاہی کاموں کا انتخاب کر کے ایک ہفتے میں ان کو انجام دیا جائے۔ منتخب احادیث کا ترجمہ و تشریح اور ان سے حاصل ہونے والے اسباق و احکام پر تحقیقی مضمون لکھ کر لائیں۔

باب دوم: ایمانیات و عبادات

(الف) (ایمانیات) عقیدۂ توحید

حاصلاتِ تعلّم

طلبہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے متعلق معلومات حاصل کر سکیں، شرک اور اس کے نقصانات سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے اس سے اجتناب کر سکیں۔

علم

- توحید کا معنیٰ و مفہوم، فرضیت و اہمیت جان سکیں۔
- قرآن و سنّت کی روشنی میں توحید کی اقسام جان سکیں۔
- شرک کا معنیٰ و مفہوم جان سکیں۔
- شرک کی بنیادی اقسام کے بارے میں آگاہی حاصل کر سکیں۔
- توحید کے عملی زندگی پر اثرات اور شرک کے نقصانات کا ادراک کر سکیں۔

صلاحیت

- عقیدۂ توحید سے واقفیت حاصل کر کے ایک اللہ تعالیٰ پر اپنا ایمان مضبوط کر سکیں۔
- اللہ تعالیٰ کو واحد رب جانتے اور مانتے ہوئے تمام معاملات میں اُسی سے رُجوع کر سکیں۔
- شرک کی وعید سے آگاہ ہو کر اس سے دُور رہنے کی شعوری کوشش کر سکیں۔

اہم ترین سورۃ الاخلاص کو سورۂ توحید کہا جاتا ہے اور اس کو تین مرتبہ پڑھنے سے مکمل قرآن مجید کا ثواب ملتا ہے، اسی لیے اسے ثُلثِ قرآن بھی کہا جاتا ہے۔

اسلام کی فکری بنیاد درست اسلامی عقائد ہیں، جن میں عقیدہ توحید سر فہرست ہے۔ قرآن مجید میں کئی مقامات پر عقیدۂ توحید کی اہمیت، فضیلت کے بیان کے ساتھ اس پر ایمان لانے کی دعوت دی گئی ہے اور شرک کے تمام مظاہر کی سختی سے مذمت بیان کی گئی ہے۔ تمام انسانوں کی نجات کے لیے لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کریں تاکہ وہ اپنی دنیوی اور اخروی زندگی میں عقیدۂ توحید کے مثبت اثرات سے مستفید ہو سکیں اور شرک کے اثرات بد سے دنیا و آخرت میں محفوظ رہ سکیں۔

عقیدۂ توحید کا مفہوم اور اہمیت

توحید کا لغوی معنٰی ایک ماننا اور یکتا جاننا کے ہیں۔ اصطلاحِ شریعت میں اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات و صفات اور جملہ کمالات میں بے مثل و بے مثال تسلیم کرنا توحید کہلاتا ہے۔ عقیدۂ توحید کا اقرار کیے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔ توحید کی اہمیت سمجھنے کے لیے اتنا کافی ہے کہ ہر نبی عَلَیْہِ السَّلَامُ کی تعلیمات کا آغاز توحید سے ہی ہوا۔ توحید اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی، جب تک بندہ اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات کے ساتھ ساتھ اس کے اسماء وصفات میں بھی اکیلا نہ مان لے۔

زمانۂ جاہلیت میں اہلِ عرب یہ مانتے تھے کہ زمین وآسمان کی تخلیق، چاند اور سورج کا نظام چلانا، آسمان سے بارش برسانا اور اس سے پیداوار اگانا؛ یہ سب کام اللہ تعالیٰ کے ہیں۔ اس کے باوجود وہ یہ بھی عقیدہ رکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے بہت سے کام بتوں کے سپرد کر رکھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے شرک کی اِن تمام اقسام کی نفی کی اور فرمایا:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

(سورۃ الاخلاص)

ترجمہ: "اے نبی! آپ فرما دیجیے وہ اللہ ایک (ہی) ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔ اور نہ کوئی اس کے برابر ہے۔"

ایک اور مقام پر عقلی دلیل کے ذریعے توحید کی اہمیت یوں اجاگر کی گئی ہے کہ:

لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ (سورۃ الانبیاء، آیت:22)

ترجمہ: "اگر ان (آسمان اور زمین) میں اللہ تعالیٰ کے سوا اور (بھی) معبود ہوتے تو یقیناً دونوں درہم برہم ہو جاتے۔"

توحید کی اہمیت میں یہ شامل ہے کہ یہ وہ واحد چیز ہے جس کی بہ دولت ایک مومن نیکی، عملِ صالح، اخلاقِ حسنہ، ایمان داری اور راست بازی پر قائم رہ سکتا ہے۔ توحید سے عدل و انصاف پر مبنی انسانیت کا نظام برقرار رہ سکتا ہے اور اسی سے اُمّت کے درمیان اتحاد و اتفاق قائم رہتا ہے۔ قرآن وسنّت میں اہلِ توحید کے اعزاز و اکرام، انھیں دنیا میں عطا کی جانے والی نصرت و تائید اور آخرت میں ملنے والی عزّت و تکریم کی خبر دی گئی ہے۔

توحید کی اقسام

توحید عبادت کے صحیح ہونے کی اہم ترین شرط اور اس کی قبولیت کی اساس ہے۔ حدیثِ مبارک کے مطابق جو شخص محض رضائے الٰہی کی خاطر "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کا اقرار کرے، اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ حرام کر دیتا ہے۔ (صحیح بخاری، حدیث:6423)

الفاظ کے معانی اور دُرست تَلَفُّظ

بے نِیَاز	جو کسی کا محتاج نہ ہو
رَاسْت بَازی	سچی بات کہنا
نُصْرَت	مدد
اَسَاس	بنیاد

خزینۂ معلومات

ہر وہ ذات جس کی پرستش کی جائے لغوی لحاظ سے اس پر "اِلٰہ" کا اطلاق ہوتا ہے۔ البتہ شرعاً اِلٰہ کا اطلاق صرف معبودِ برحق (اللہ تعالیٰ) پر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو اِلٰہ کہنا جائز نہیں۔

سرگرمی

قرآن وسنت کی تعلیمات کی روشنی میں توحید کے معنٰی اور اہمیت کی وضاحت کرنے والا ایک صفحہ (پوسٹر یا انفوگرافک کی صورت میں) بنائیں اور اسے مباحثے کے لیے کمرا جماعت میں پیش کریں۔ طلبہ کو نظامِ کائنات کے متعلق سائنسی ویڈیو دکھائی جائے (گروہی مباحثہ منعقد کیا جائے)۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

توحید و شرک کی وضاحت کرتے ہوئے روزمرہ زندگی سے اس کی مثالیں بیان کریں اور ان کے عام فہم نظائر طلبہ کے سامنے رکھیں۔

قرآن و سنّت کی روشنی میں توحید کی تین اقسام بیان کی گئی ہیں، جو درج ذیل ہیں:

1۔ توحیدِ ربوبیت

اس بات کا پختہ یقین رکھنا کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر شے کا خالق و مالک ہے اور کوئی بھی اس کا شریک نہیں، توحیدِ ربوبیت کہلاتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو اپنے تمام کاموں میں اکیلا ماننا کہ صرف وہی پیدا کرنے والا ہے، وہی رزق دینے والا ہے، وہی مارنے والا ہے، وہی زندہ کرنے والا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جو تمام جہانوں کا رب ہے۔" (سورۃ الفاتحہ، آیت: 1)

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے اپنی ربوبیت کی توحید ان الفاظ میں بیان کی ہے:

ترجمہ: ترجمہ:" اللہ ہی ہے جس نے تمھیں پیدا فرمایا پھر اس نے تمھیں رزق عطا فرمایا پھر وہ تمھیں موت دیتا ہے پھر وہی تمھیں زندہ فرمائے گا۔ کیا تمھارے شریکوں میں (بھی) کوئی ایسا ہے؟ جو ان میں سے کوئی (بھی) کام کر سکتا ہو وہ (اللہ) پاک ہے اور بہت بلند ہے اُس سے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔" (سورۃ الروم، آیت: 40)

2۔ توحیدِ اُلوہیت

توحیدِ الوہیت سے مراد اس بات کا پختہ یقین رکھنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے، صرف اسی کی عبادت کی جائے اور تمام عمر اسی کے احکامات کی روشنی میں بسر کی جائے۔ روز مرّہ زندگی میں اللہ کو ہی سچا معبود ماننا اور ہر قسم کی عبادت اسی کے لیے کرنا، اسی سے دُعا مانگنا، مصیبت کے وقت صرف اور صرف اس سے مدد مانگنا اس قسم میں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَ اِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِيۡمُ ﴿۱۶۳﴾ (سورۃ البقرۃ، آیت: 163)

ترجمہ: "اور تمھارا معبود ایک ہی معبود ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بڑا مہربان اور نہایت رحم فرمانے والا ہے۔"

دوسرے مقام پر اُلوہی توحید کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:

ترجمہ: "اور ہم نے آپ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ) سے پہلے جو بھی رسول بھیجے ان کو یہی وحی فرمائی کہ میرے سوا اور کوئی معبود نہیں تو میری ہی عبادت کرو۔" (سورۃ الانبیا، آیت: 25)

3۔ توحیدِ اسما و صفات

توحیدِ اسما و صفات سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کے اسما اور صفات میں یکتا اور تنہا تسلیم کیا جائے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات وحدہٗ لا شریک ہے، اسی طرح اس کے تمام اوصاف بھی ہر

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفّظ

بَسَر کرنا	گزارنا
یکتا	اکیلا

خزینۂ معلومات

"عبد" کے لفظ کو ہٹا کر اللہ تعالیٰ کا نام بندے کے لیے استعمال کرنا جیسے "عبد الرحمن" کو "رحمن" یا "عبد الخالق" کو "خالق" کہنا جائز نہیں ہے۔

سرگرمی

تین آیات اور تین احادیث کی روشنی میں توحید کی مختلف اقسام تقریری انداز سے کمرا جماعت میں پیش کریں اور موجودہ دور میں توحید کی اہمیت کو واضح کریں۔ تقریر کا دورانیہ کم از کم تین سے چار منٹ ہونا چاہیے۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

شرک کی شناعت طلبہ کے ذہنوں میں راسخ کریں اور ان کے مظاہر سے آگاہ کر کے ان سے ہر صورت اجتناب کا درس دیں۔

قسم کی برابری سے پاک ہیں۔ وہ ہر اعتبار سے واحد اور یکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات نقص، عیب اور مخلوق کی مشابہت سے بالکل پاک ہیں۔ تمام اسماوصفات کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ ان کی پوری کیفیت وہی جانتا ہے، لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات ازلی اور ابدی ہیں۔

شرک اور اس کی اقسام

شرک کا لفظی معنیٰ حصہ دار ٹھہرانا ہے۔ اصطلاحِ شریعت میں اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات یا جملہ کمالات میں کسی کو اس کا شریک ٹھہرانا، اس کے برابر کسی کو سمجھنا یا حصّہ دار بنانا شرک کہلاتا ہے۔ شرک، عقیدۂ توحید کی ضد ہے۔ قرآن کریم میں اسے ظلم عظیم سے تعبیر کیا گیا ہے اور یہ بیان فرمایا گیا کہ ہر گناہ کی معافی ہو جائے گی لیکن شرک ایسا عمل ہے جس کی معافی نہیں ہو گی۔ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے بھی شرک کو سب سے بڑا ظلم قرار دیا ہے۔

شرک کی اہم اقسام یہ ہیں:

ذات میں شرک: شرک فی الذات سے مُراد ہے کہ کسی ذات کو اللہ تعالیٰ جیسا ماننا، جیسا کہ مجوسی دو خداؤں کو مانتے تھے۔

صفات میں شرک: شرک فی الصّفات سے مراد کسی ذات میں اللہ تعالیٰ جیسی صفات ماننا ہے۔

عبادت میں شرک: اس سے مُراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو مستحقِ عبادت سمجھا جائے۔

اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات یا عبادت میں کسی کو اس کا شریک ٹھہرانا بالترتیب ذات، صفات اور الوہیت میں شرک ہے۔ مشرک کا کوئی نیک عمل قابلِ قبول نہیں ہے۔ قرآن مجید میں توحید کے منکر کے اعمال کو اُس راکھ کی طرح بتایا گیا ہے کہ جسے ہوا کے جھونکے اُڑا اُڑا کر کالعدم کر دیں۔

توحید کے اثرات

عقیدۂ توحید کے انسانی زندگی پر کئی مثبت اثرات مرتّب ہوتے ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

- عقیدۂ توحید انسان کو دلیر بناتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کا خوف نہیں رکھتا۔
- توحید سے انسان عاجزی و انکساری کا پیکر بنتا ہے اور غرور و تکبر سے نجات پاتا ہے۔
- عقیدۂ توحید انسان میں صبر، شکر، امانت اور توکل و قناعت جیسی عظیم صفات پیدا کرتا ہے۔
- توحید سے مُساوات کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور معاشرتی تقسیم کا خاتمہ ہوتا ہے۔
- عقیدۂ توحید پر ایمان رکھنے والا مایوسی سے بچ کر پُر سکون اور مطمئن زندگی بسر کرتا ہے۔
- کامل توحید پر کاربند رہنا جنت میں داخلے کا سبب ہے۔

الفاظ کے معانی اور دُرُست تلفُّظ

اَزَلی	جس کی ابتدا نہ ہو
اَبَدی	جس کی انتہا نہ ہو
کالعدم	ختم
تَوَکُّل	اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرنا
قَنَاعَت	جو موجود ہو اس پر گزارا کر لینا
مُسَاوَات	برابری

خزینۂ معلومات

مشرکینِ عرب اللہ تعالیٰ کو مستقل اور کُلی طور پر مختار سمجھ کر ہی اس کو مصیبت میں پکارا کرتے تھے، اس کے باوجود قرآن مجید انھیں کافر اور مشرک کے لفظ سے پکارتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مشرکین مکہ کا عقیدہ یہ تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ دیگر مخلوقات کو بھی الٰہ، حاجت روا اور مشکل کشا سمجھتے تھے۔

سرگرمی

شرک کا معنیٰ، موجودہ دور میں اس کی مختلف شکلوں کو بیان کرنے والا ایک تصوراتی نقشہ تیار کریں، اور شرک کی برائی اور اس کے نقصانات پر دو آیات اور دو احادیث پیش کریں۔

نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے زمانہ میں شرک کے مظاہر کتبِ سیرت سے تلاش کریں اور اس کی روشنی میں تلاش کریں کہ موجودہ دور میں شرک کی کون سی صورتیں موجود ہیں۔ دو دو کی جوڑیوں میں تقسیم ہو کر طلبہ آپس میں ایک دوسرے سے سوالات کریں جس کا مقصد شرک کی اقسام پہچان کر ان سے بچنا ہو۔

شرک کے نقصانات

توحید کے مقابلے میں شرک کے انسانی زندگی پر منفی اثرات مرتّب ہوتے ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

- شرک سے انسان میں جواب دہی کا احساس ختم ہو جاتا ہے اور وہ اپنی من مانی کو ترجیح دیتا ہے۔
- شرک سے غرور و تکبر جیسی **قبیح** عادات پروان چڑھتی ہیں۔
- شرک سے انسان کے نیک اعمال ضائع ہو جاتے ہیں اور وہ دنیا میں مایوسی کا شکار ہوتا ہے۔
- شرک کا مرتکب شخص ناقص سہاروں کی تلاش میں اپنا وقت ضائع کر بیٹھتا ہے۔

حاصلِ کلام

انبیاء و رسل علیہم السلام کی دعوت کا مرکزی نکتہ توحید ہے۔ کائنات کی ہر چیز توحید کا اقرار کرتی ہے اور توحید میں ملاوٹ شیطان کا سب سے بڑا ہدف ہے۔ جہنم سے نجات، جنت میں داخلے کا دارومدار اور دنیا و آخرت میں امن و سلامتی اسی توحید کے سبب ہے۔ اس کے برعکس شرک ایک بُری اور **حقیر** چیز ہے۔ مشرک کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور جنّت سے دُوری ہے اور ایسے شخص کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم زندگی شرک سے پاک کریں اور توحید کو عملی زندگی کا حصہ بنائیں جو دنیوی و اخروی نجات کا ذریعہ ہے۔

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفّظ

قَبِیْح	بری
حَقِیْر	معمولی

خزینۂ معلومات

قرآن مجید میں توحید کا لفظ نہیں آیا بلکہ توحید کے بجائے اللہ تعالیٰ کے لیے "اَحَدٌ" اور "وَاحِدٌ" کے الفاظ موجود ہیں۔ تاہم احادیث مبارکہ میں یہ لفظ بہ کثرت استعمال ہوا ہے بلکہ امام بخاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے صحیح بخاری میں ایک مستقل کتاب کا نام ہی "کتاب التوحید" رکھا ہے۔

سرگرمی

طلبہ ایک دوسرے کے ساتھ ذاتی تجربات یا خیالات و مشاہدات کا تبادلہ کریں کہ کس طرح توحید کو جان کر اور اس پر پختہ یقین رکھ کر اللہ تعالیٰ پر آپ کا ایمان مضبوط ہوا ہے۔ زندگی کے مختلف حالات میں اللہ تعالیٰ کے واحد رب ہونے کے تصور کو ظاہر کرنے والا ایک مختصر خاکہ بھی تیار کیا جا سکتا ہے۔

مشق

سبق غور سے پڑھیں اور درست ترین جواب کا انتخاب کریں۔

۱ توحید کا لغوی معنٰی ہے:

(الف) سب سے بڑا (ب) ایک ماننا اور یکتا جاننا (ج) قادر مطلق (د) رحم کرنے والا

۲ ہر نبی کی دعوت کا مرکزی نکتہ ہے:

(الف) اعمالِ صالحہ (ب) اتفاق و اتحاد (ج) اخلاق کی بہتری (د) عقیدہ توحید

۳ سورۃ التوحید کا معروف نام ہے:

(الف) سورۃ العلق (ب) سورۃ الاخلاص (ج) سورۃ الکوثر (د) سورۃ النّاس

۴ توحید ربوبیت کا مفہوم ہے:

(الف) اللہ تعالیٰ کا خالق و مالک ہونا (ب) صرف اللہ کی عبادت کرنا (ج) اللہ تعالیٰ کا ہر جگہ موجود ہونا (د) اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہ ہونا

۵ توحید اسماو صفات کا مطلب ہے:

(الف) اللہ کو اسما اور صفات میں یکتا تسلیم کرنا (ب) صرف اللہ کی خصوصیات پر یقین رکھنا

(ج) اللہ تعالیٰ کو معبود برحق ماننا (د) اسمائے باری تعالیٰ زبانی یاد کرنا

۶ شرک کا لفظی معنٰی ہے:

(الف) حصہ دار ٹھہرانا (ب) بڑا حصّہ (ج) فاصلہ (د) گناہ کا کام

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

۱ توحید کی اقسام کیا ہیں؟

۲ شرک کی اہم اقسام کون سی ہیں؟

۳ شرک سے کیا مراد ہے؟

۴ سورۃ التوحید کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

۵ توحید کے اثرات میں سے کوئی ایک مثبت اثر بیان کریں۔

۶ قرآن مجید سے توحید کی عقلی دلیل بیان کریں۔

درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات تحریر کریں۔

۱ توحید کا تعارف اور اس کی اہمیت پر روشنی ڈالیں۔

۲ توحید کی اقسام کی وضاحت کریں اور اس کی اہمیت واضح کریں۔

۳ شرک کی تعریف کریں اور اس کی مختلف اقسام بیان کریں۔

۴ شرک کے منفی اثرات کا جائزہ لیں۔

عملی منصوبہ

شرک کے نقصانات کا والدین کے ساتھ مذاکرہ کریں اور ان اعمال کی فہرست بنائیں، جن کے ذریعے آپ شرک سے اجتناب کر سکتے ہیں۔

آپ عقیدۂ توحید پر اپنا ایمان مضبوط کرتے ہوئے کن گناہوں سے بچنے کی کوشش کریں گے؟ فہرست بنائیں اور اس میں اندراج کریں۔ 200 الفاظ پر مشتمل ایک مضمون لکھیں کہ کس طرح توحید پر عمل کرنا روزمرہ کی زندگی کو مثبت طور پر متاثر کرتا ہے۔ اس مضمون میں تاریخ اسلام کی نمایاں شخصیات کے حالات و واقعات کا اندراج کر کے اپنے ذاتی خیالات بھی تحریر کریں۔

(ب) عقیدۂ رسالت

حاصلاتِ تعلّم

قرآن و سنّت کی روشنی میں عقیدۂ رسالت کے متعلق معلومات حاصل کر سکیں اور عقیدۂ ختم نبوت کے مفہوم و اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس پر خُلوصِ دل سے ایمان مضبوط کر سکیں۔

علم

- عقیدۂ رسالت سے متعلق معلومات حاصل کر سکیں۔
- عقیدۂ رسالت کے مفہوم، اہمیت اور ضرورت کو سمجھ سکیں۔
- انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام اور نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رسالت کی نمایاں خصوصیات اور عظمت کا فہم حاصل کر سکیں۔
- عقیدۂ ختم نبوت کے متعلق آگاہی حاصل کر سکیں۔

صلاحیت

- عقیدۂ رسالت کی روح کو سمجھتے ہوئے عملی زندگی میں تمام انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام کی عزّت و تکریم کر سکیں۔
- نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رسالت کی نمایاں خصوصیات، عظمت اور عقیدۂ ختم نبوت کو ایمان کا لازمی حصہ سمجھ سکیں۔
- عقیدۂ رسالت کی روشنی میں اپنے اعمال کا جائزہ لے سکیں اور اپنی زندگیوں میں عقیدۂ ختم نبوت کے اثرات کا مشاہدہ کر سکیں۔

اہم ترین انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام خطاؤں سے پاک ہوتے ہیں، کیوں کہ ان کی تعلیم کا ذریعہ وحیِ الٰہی ہے۔

انسان کو جس طرح ہوا اور پانی کی ضرورت ہے، اسی طرح اس کی رہ نمائی اور ہدایت کے لیے انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام کی تعلیم کی بھی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں انسانیت کی ہدایت و رہ نمائی کے لیے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام مبعوث فرمائے۔ تمام انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام لوگوں کو توحید، رسالت اور آخرت کا درس دیتے رہے۔ ہر اُمّت کی کامیابی کے لیے یہ ضروری قرار پایا کہ وہ انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام کی دعوت قبول کرے۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

عقیدۂ توحید و رسالت کا باہمی تعلق واضح کریں اور رسالت کی اہمیت و ضرورت کے لیے روزمرہ کی عام فہم مثالیں بھی دیں۔

عقیدۂ رسالت کا مفہوم اور اہمیت

مخلوق کی ہدایت اور رہ نمائی کے لیے جن برگزیدہ بندوں کے ذریعے پیغامِ حق مخلوق تک پہنچایا گیا، انھیں نبی اور رسول کہتے ہیں اور ان کے منصب کو نبوّت اور رسالت کہا جاتا ہے۔ رسالت کا لفظی معنیٰ "پیغام پہنچانا" ہے۔ اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کا اپنے منتخب افراد کو انسانیت کی جانب اپنے احکام پہنچانے کے لیے مقرّر کرنا، رسالت کہلاتا ہے۔ سابقہ انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام کی رسالت خاص قوموں، محدود علاقوں اور ان کے حالات کے تقاضوں کے مطابق محدود تھی، جب کہ نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رسالت قیامت تک تمام انسانوں اور جنات کے لیے ہے۔

رسالت کے سلسلہ کا آغاز حضرت آدم عَلَيْهِ السَّلَامُ سے ہوا اور اس کا اختتام آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ اقدس پر ہوا۔ انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام کی بعثت کا مقصد انسانیت کی اصلاح، اخلاقِ فاضلہ کی تکمیل اور اللہ تعالیٰ کی عبادت و بندگی کی طرف لوگوں کو دعوت دینا تھا۔ انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام کی بعثت کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ لوگ صرف ایک اللہ کے سامنے جھکیں، اُسی کی عبادت کریں اور اُسی سے مدد مانگیں۔ بنیادی طور پر نبی اور رسول اللہ تعالیٰ کے سفیر ہوتے ہیں، جو اس کا پیغام معاشرے کے ہر خاص و عام کو پہنچاتے ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

ترجمہ: "کوئی بھی ایسی قوم نہیں گزری جس میں کوئی ڈرانے والا (رسول) نہ آیا ہو۔"

(سورۃ فاطر، آیت:24)

ان تمام انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام پر نہ صرف ایمان لانا ہر مسلمان کا فرض ہے بلکہ ان کا احترام کرنا بھی ضروری ہے۔

انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام کے اوصاف

انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام اچھائی اور بھلائی پر مبنی تمام خوبیوں کے جامع ہوتے ہیں۔ انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام اپنے معاشرے کے سب سے اعلیٰ و معزّز افراد ہوتے ہیں۔ وہ ہر قسم کی ظاہری و باطنی خطاؤں سے معصوم ہوتے ہیں۔ نبوت و رسالت ایک وہبی چیز ہے، کسبی نہیں ہے، یعنی کوئی انسان اپنی محنت و عبادت سے نبی یا رسول کا مقام و مرتبہ حاصل نہیں کر سکتا، بلکہ یہ محض اللہ تعالیٰ کی عطا پر منحصر ہے۔ انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام کی اطاعت لازمی ہوا کرتی ہے،

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفّظ

بَرگُزِیدَہ	مقبول، پسندیدہ
اَخلاقِ فاضِلہ	اچھے اخلاق
سَفِیر	پیغام رساں، نمائندہ
وَہبی	خدا کی طرف سے دیا ہوا
کَسبِی	کوشش سے حاصل کیا ہوا

توضیحِ اِصطِلاح

نبی اور رسول میں فرق ہے۔ "رسول" صرف اس خاص پیغمبر کو کہتے ہیں جس کو نئی کتاب اور نئی شریعت دی گئی ہو اور "نبی" ہر پیغمبر کو کہتے ہیں، چاہے اسے نئی شریعت دی گئی ہو یا نہ دی گئی ہو۔

خزینۂ معلومات

قرآن مجید میں حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے علاوہ پچیس انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام کا نام کے ساتھ ذکر آیا ہے جب کہ کل چھے سورتیں انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام کے نام سے موسوم ہیں۔

سرگرمی

عقیدۂ رسالت کے معنی، اہمیت اور ضرورت کو واضح کرنے کے لیے ایک دو صفحات پر مشتمل پوسٹر / انفو گرافک بنائیں اور اسے ایک مختصر جماعتی مباحثے میں پیش کریں۔

انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام کی نمایاں خصوصیات اور عظمت پر ایک مذاکرہ کریں۔ اساتذۂ کرام طلبہ کو اپنے نقطۂ نظر کا تبادلہ کرنے کی ترغیب دیں۔

ان کی اطاعت نہ کرنے کی صورت میں اخروی عذاب سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ قرآن مجید تمام انبیائے کرام عَلَیۡهِمُ السَّلَام کا احترام کرنا اور اُن پر ایمان لانا ضروری قرار دیتا ہے۔

خصائصِ مصطفیٰ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو یہ **شرف** حاصل ہے کہ وہ تمام اوصاف و کمالات جو سابقہ انبیائے کرام عَلَیۡهِمُ السَّلَام کو فرداً فرداً عطا کیے گئے تھے، اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ذات میں یک جا کر دیے۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ جامعِ کمالات ہیں۔ اس کے علاوہ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو کئی ایسی خصوصیات سے نوازا گیا، جو آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے قبل کسی نبی یا رسول عَلَيۡهِ السَّلَامُ کو حاصل نہیں تھیں۔ حدیث مبارک کا مفہوم ہے کہ مجھے انبیائے کرام عَلَیۡهِمُ السَّلَام پر چھے باتوں میں فضیلت دی گئی:

- مجھے جامع کلمات (معانی سے بھرپور مختصر کلمات) عطا کیے گئے۔
- مجھے تمام انسانیت کی طرف رسول بنا کر **مبعوث** کیا گیا۔
- میرے ذریعے نبوّت کی تکمیل ہوئی، میں آخری نبی ہوں۔
- رعب و دبدبہ کے ذریعے میری مدد کی گئی۔
- مالِ غنیمت کو میرے لیے حلال قرار دیا گیا۔
- تمام زمین میرے لیے **سجدہ گاہ** اور پاک بنادی گئی۔ (صحیح مسلم، حدیث: 523)

آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی شریعت سابقہ تمام انبیائے کرام عَلَیۡهِمُ السَّلَام کی شریعتوں کی **ناسخ** ہے، قرآن مجید اور حدیثِ نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی صورت میں آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمات آج بھی تمام انسانیت کی رہ نمائی کے لیے موجود ہیں۔

عقیدۂ ختمِ نبوت

رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رسالت کی ایک خصوصیت آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبوّت و رسالت کی تکمیل کے لیے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ گرامی کو منتخب فرمایا اور آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمات کو **ابدیت** عطا فرمائی۔

ختمِ نبوت کا تعلق ضروریاتِ دین میں سے ہے۔ یہ عقیدہ قرآن مجید، صریح احادیث، اجماعِ اُمت اور تواتر سے ثابت ہے اور اس کا منکر بالاتفاق دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

سورۃ الاحزاب کی آیت چالیس کو ''آیتِ ختمِ نبوت'' کہا جاتا ہے، جس میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفُّظ

شَرَف	بزرگی
مَبۡعُوث	بھیجے گئے
سَجۡدہ گاہ	سجدہ کرنے کی جگہ
ناسِخ	کسی کو نسخ کرنے والا
اَبَدِیّت	ہمیشہ کے لیے ہونا

خزینۂ معلومات

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے تین مقامات پر نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے مقاصدِ بعثت کو بیان فرمایا ہے جو یہ ہیں:
تلاوتِ قرآن، تعلیمِ قرآن، تزکیۂ نفس، تعلیمِ حکمت

سرگرمی

قرآن و سنت سے انبیائے کرام عَلَیۡهِمُ السَّلَام کی اخلاقی تعلیمات کے واقعات و امثال تلاش کریں اور ان سے حاصل ہونے والا سبق کمرا جماعت میں پیش کریں۔ اپنے لیے کوئی سے تین کام منتخب کرکے ان پر عمل کریں۔

انبیائے کرام عَلَیۡهِمُ السَّلَام کی تکریم ہر مسلمان پر فرض ہے۔ قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں یہ بتائیں کہ ہمیں ان پر کیسے ایمان رکھنا چاہیے؟

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

انبیائے کرام علیہم السلام کی عموماً اور نبی اکرم صلی اللہ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خصوصاً صفات اور عظمت بیان کریں اور اس کے ساتھ ختم نبوت کے بارے میں اہم شرعی و قانونی پہلو طلبہ کے سامنے نمایاں کریں۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

(سورۃ الاحزاب، آیت:40)

ترجمہ: "محمد (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔"

متعدّد احادیث میں رسولِ اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے آخری نبی ہونے کے متعلق ارشادات بیان کیے گئے ہیں، بعض میں صراحتاً جب کہ بعض میں ضمناً رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے آخری نبی ہونے کا ثبوت موجود ہے۔ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنی ختم نبوت کا اعلان ان الفاظ میں فرمایا:

وَاِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ ثَلَاثُوْنَ كَذَّابُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔

(سنن ترمذی، حدیث:2219)

ترجمہ: "میری امت میں تیس کذاب ہوں گے اور وہ سب دعویٰ کریں گے کہ وہ نبی ہیں، جب کہ میں خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

ایک اور روایت میں رسول اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

ترجمہ: "اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر (فاروق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) ہوتے۔"

(سنن ترمذی، حدیث:3686)

اس روایت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ آخری نبی ہیں اور آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے بعد کسی نبی کی گنجائش نہیں ہے۔

حاصلِ کلام

انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام کی تکریم ہر مسلمان پر فرض ہے۔ ہمیں چاہیے کہ تمام انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام پر ایمان لائیں اور کوئی ایسا رویہ نہ اپنائیں، جس سے ان کی توہین کے ادنیٰ شبہ کا اندیشہ بھی ہو۔ ہمیں چاہیے کہ ہم عقیدۂ توحید کے ساتھ ساتھ عقیدۂ رسالت کو دل و جان سے تسلیم کریں اور آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو آخری نبی تسلیم کرتے ہوئے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمات کو اپنی زندگی کا لازمی حصہ بنائیں۔

الفاظ کے معانی اور دُرست تَلَفُّظ

صَرَاحتاً	وضاحت کے ساتھ
ضِمناً	کسی کے ضمن میں
تَکرِیم	عزت

سرگرمی

قرآن مجید اور سیرت کی روشنی میں کوئی سے تین انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام کی تعلیمات اور ان کے مشن کی اہم خصوصیات کا خلاصہ تیار کریں۔ فراہم کردہ تحقیقی مواد پر گروہی مباحثہ کریں اور بتائیں کہ آپ عقیدۂ ختمِ نبوّت پر ایمان رکھنے کی وجہ سے کن اعمال کے ذمّہ دار ہیں اور کس طرح ان اعمال پر عمل کرتے ہیں۔

منتخب انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام (کم از کم پانچ) کی زندگیوں پر ایک تحقیقی پروجیکٹ کا آغاز کریں، جس میں ان کی زندگی کے اہم کرداروں اور واقعات کا خلاصہ درج کریں اور نتائج کمرا جماعت میں پیش کریں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

تمام انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام پر ایمان لانے کی ضرورت اور ان کی عزّت و تکریم کا تصوّر واضح کریں اور اپنے اعمال و کردار کو نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سنتوں کی روشنی میں نکھارنے کے لیے طلبہ کو مختلف کام دیں۔

مشق

سبق غور سے پڑھیں اور درست ترین جواب کا انتخاب کریں۔

۱ رسالت کا مفہوم ہے:

(الف) عبادت کرنا (ب) پیغام پہنچانا

(ج) بھائی چارہ پیدا کرنا (د) صدقہ دینا

۲ انبیائے کرام عَلَيۡهِمُ السَّلَام کی بعثت کا مقصد ہے:

(الف) زمین فتح کرنا (ب) اصلاحِ انسانیت

(ج) فنون کی تعلیم (د) تجارت کی تعلیم

۳ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خصوصیت ہے:

(الف) نبوّت (ب) رسالت

(ج) نزولِ وحی (د) ختمِ نبوت

۴ آیتِ ختمِ نبوت میں اہمیت بیان ہوئی ہے:

(الف) توحید کی

(ب) انبیائے کرام عَلَيۡهِمُ السَّلَام کے معصوم ہونے کی

(ج) ختمِ نبوت کی (د) واقعۂ معراج کی

۵ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تعلیم کا ذریعہ ہے:

(الف) کتابت (ب) قراءت

(ج) وحی (د) حواسِ خمسہ

۶ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی شریعت ہے:

(الف) پہلے انبیائے کرام عَلَيۡهِمُ السَّلَام کی شریعت

(ب) آخری شریعت

(ج) درمیانی شریعت (د) پہلی شریعت

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

۱ رسالت کا لفظی معنیٰ کیا ہے؟

۲ انبیائے کرام عَلَيۡهِمُ السَّلَام کی بعثت کا مقصد کیا تھا؟

۳ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خصوصیات میں کون سی باتیں شامل ہیں؟

۴ ختمِ نبوت سے کیا مراد ہے؟

۵ جامع کلمات سے کیا مراد ہے؟

۶ آیتِ ختمِ نبوّت کا ترجمہ تحریر کریں۔

درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات تحریر کریں۔

۱ رسالت کی اہمیت واضح کرتے ہوئے انبیائے کرام عَلَيۡهِمُ السَّلَام کی خصوصیات پر تفصیل سے بحث کریں۔

۲ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خصوصیات پر نوٹ لکھیں۔

۳ عقیدہ ختمِ نبوت کے بارے میں قرآن و سنت کی تعلیمات کا جائزہ لیں۔

عملی منصوبہ

طلبہ ایک مضمون لکھیں جس میں پیغمبر اسلام صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے مکی دور کی روشنی میں ان کے اوصاف و کمالات اور دعوتی طریقہ کار کو دس نکات کی صورت میں جمع کیا جائے۔ عقیدۂ ختمِ نبوت کی روشنی میں اپنے اعمال کا جائزہ لیا جائے اور اپنی زندگی میں ان اوصاف و کمالات کو اپنانے کے لیے عملی کام کیے جائیں۔

(ج) ملائکہ، آسمانی کتب اور آخرت پر ایمان

حاصلاتِ تعلّم

قرآن وسُنّت کی روشنی میں بنیادی عقائد (ملائکہ، آسمانی کتب اور آخرت) پر ایمان سے متعلق تفصیلی معلومات جان سکیں اور ان کے عملی زندگی پر اثرات کا جائزہ لے کر اپنی زندگی کو بہتر بنا سکیں۔

علم

- قرآن وسنت کی روشنی میں بنیادی عقائد (ملائکہ، آسمانی کتب اور آخرت) کے بارے میں جان سکیں۔
- بنیادی عقائد (ملائکہ، آسمانی کتب اور آخرت) پر ایمان کی ضرورت واہمیت کو سمجھ سکیں۔

صلاحیت

- ان عقائد پر ایمان لانے کی روح کو سمجھتے ہوئے روز مرّہ معاملات میں اپنے قول و فعل میں تضاد کی اصلاح کر سکیں۔
- مذکورہ عقائد کے عملی زندگی پر اثرات کا جائزہ لے سکیں۔
- مذکورہ عقائد کو مضبوط بنانے کی غرض سے قرآن وسنّت کے مطالعہ کا رجحان پیدا کر سکیں۔
- عقیدۂ آخرت کی روح کو سمجھتے ہوئے ذاتی اصلاح کی عملی کوشش کر سکیں۔

اہم ترین عقائدِ اسلامیہ پر ایمان لانا مسلمان ہونے کے لیے ضروری ہے۔

عقیدۂ توحید اور رسالت کے ساتھ ساتھ ملائکہ، آسمانی کتب اور آخرت پر ایمان رکھنا بھی مسلمان ہونے کے لیے ضروری ہے۔ قرآن و سنت میں ان کا تذکرہ مختلف مقامات پر اجمالاً و تفصیلاً موجود ہے اور ان کا اظہار ایمانِ مفصّل میں بھی ہے۔ ان میں سے کسی ایک کے انکار کا نتیجہ دائرہ اسلام سے خروج کی صورت میں نکلتا ہے۔ زیر نظر سبق میں مذکورہ عقائد کی اہمیت اور ان کے اثرات سے بحث کر کے اپنی اصلاح کی دعوت دی گئی ہے۔

ملائکہ پر ایمان

ملائکہ "مَلَكٌ" کی جمع ہے، جس کا معنیٰ فرشتہ ہے۔ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ نے نور سے پیدا کیا ہے، اسی وجہ سے انھیں نُوری یا نورانی مخلوق کہا جاتا ہے جو دکھائی نہیں دیتے۔ فرشتوں کی اصل تعداد بہت زیادہ ہے، جس کی دلیل یہ ہے کہ بیت المعمور (ساتویں آسمان پر ایک مقام) کا روزانہ ستّر ہزار فرشتے طواف کرتے ہیں۔ جو ایک بار یہ سعادت پالیتا ہے، قیامت تک اس کی باری نہیں آتی۔ چار فرشتے حضرت جبریل، حضرت میکائیل، حضرت عزرائیل اور حضرت اسرافیل عَلَیۡهِمُ السَّلَام اللہ تعالیٰ کے مقرب ہیں۔ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ نے مختلف ذمّہ داریاں سونپی ہیں اور وہ ہر کام اللہ تعالیٰ کی مرضی کے عین مطابق کرتے ہیں۔ فرشتے گناہوں سے پاک

خزینۂ معلومات

اللہ تعالیٰ کی تین مخلوقات ایسی ہیں جو شعور رکھتی ہیں۔ ایک ملائکہ، جو نوری مخلوق ہے، دوسری انسان جو خاکی مخلوق ہے اور تیسری جنات جو ناری مخلوق ہے۔

ہوتے ہیں۔ مشرکین کا یہ عقیدہ تھا کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں، وہ اس کے حضور انسانوں کے سفارشی ہیں اور انھی بنیادوں پر خدائی اور بندگی میں ان کا بھی حصہ ہے۔ قرآن مجید نے اس بات کا رد کیا کہ فرشتے تو بس خدا کی مخلوق ہیں جو مکمل طور پر خدا کے فرماں بردار ہیں، اسی کی تسبیح کرنے والے اور اسی کا حکم بجالانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے اس وصف کو قرآن مجید میں یوں بیان فرمایا ہے:

لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝ (سورۃ التحریم، آیت:6)

ترجمہ: ”وہ نافرمانی نہیں کرتے اللہ کی جس کا وہ انھیں حکم دیتا ہے۔ اور وہ وہی کرتے ہیں جس کا ان کو حکم دیا جاتا ہے۔“

آسمانی کتب پر ایمان

آسمانی کتب سے مراد وہ کتابیں ہیں، جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں پر نازل فرمائیں تاکہ ان کے ذریعے ان کے اُمتی دنیا و آخرت کی سعادت سے بَہرہ ور ہو سکیں۔ وہ آسمانی کتب جن کے نام ہمیں معلوم ہیں اُن پر مفصل ایمان اور جن صحیفوں اور آسمانی کتب کے نام ہمیں معلوم نہیں، ان پر مجمل ایمان ہو گا۔ یہ آسمانی کتب انسانوں کی رشد و ہدایت کا ذریعہ ہیں۔ کئی انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَامُ پر کتب کے علاوہ صحائف بھی نازل ہوئے ہیں، جیسے قرآن مجید میں حضرت ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَامُ پر نازل شدہ صحیفوں کا ذکر موجود ہے۔ تمام آسمانی کتب میں بنیادی اسلامی عقائد توحید، رسالت، آخرت وغیرہ کی تعلیمات میں اشتراک ہے، البتہ قوانینِ شریعت کے اعتبار سے فرق ہے۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے، اب صرف اسی کی تعلیمات پر عمل کرنا ہی نجات و ہدایت کا واحد ذریعہ ہے۔ قرآن مجید نے سابقہ آسمانی کتب کی تعلیمات کو منسوخ کر دیا ہے اور اب ان کتب کے احکام پر عمل کرنا موجبِ نجات نہیں ہے۔ قرآن مجید کے بعد کوئی الہامی کتاب نازل نہیں ہو گی۔

عقیدۂ آخرت پر ایمان

عقیدۂ آخرت پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی زندگی ایک دن فنا ہو جائے گی اور پھر ایک نئی زندگی کا آغاز ہو گا، جو کبھی ختم نہیں ہو گی۔ اس زندگی میں انسان کو اس کے اچھے یا بُرے اعمال کا حساب دینا ہو گا۔ اچھے اعمال کی صورت میں جنّت کی دائمی نعمتیں ملیں گی، جب کہ اعمالِ بد کے نتیجے میں جہنم کی سزاؤں کو بھگتنا پڑے گا۔ قرآن مجید میں بارہا عقیدۂ آخرت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ سورۃ البقرۃ میں آخرت پر یقین کو اہلِ تقویٰ کی نشانی قرار دیا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

الفاظ کے معانی اور دُرست تَلَفُّظ

بَہرَہ وَر	فائدہ اٹھانے والے
رُشد	کامیابی
اِشتِراک	مل کر، مشترک
مُوجِبِ نَجات	نجات کا ذریعہ

خزینۂ معلومات

قرآن مجید کی سابقہ آسمانی کتب کی تصدیق کا مطلب یہ ہے کہ اُن آسمانی کتب کی جو باتیں قرآنی تعلیمات کے عین مطابق ہیں، قرآن مجید صرف انھی کی تائید و تصدیق کرتا ہے۔

سرگرمی

گھر میں ایک گروہی مذاکرے کا اہتمام کریں جہاں آپ بنیادی عقائد (فرشتے، آسمانی کتابیں اور آخرت) کے بارے میں تحقیقی گفت گو کریں اور تمام افراد اپنی تلاش کردہ معلومات پیش کریں۔ اس مذاکرہ کے اہم نکات کمرا جماعت میں بیان کریں۔

مذکورہ بنیادی عقائد پر ایمان رکھنے کی اہمیت اور ضرورت کو اجاگر کرنے والا پوسٹر بنائیں جس میں ان عقائد کے انفرادی و اجتماعی، روحانی و معاشرتی اثرات پیش کریں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

آسمانی کتب و صحائف میں فرق بیان کر کے آسمانی کتب کی مشترکہ تعلیمات بیان کریں۔

قرآن مجید کے آخری آسمانی کتاب ہونے کے سابقہ کتب پر اثرات اور قرآن مجید کی تعلیمات پر عمل کی اہمیت سے آگاہ کریں۔

ترجمہ: "اور آخرت پر وہ (متقین) یقین رکھتے ہیں۔" (سورۃ البقرۃ، آیت:4)

عقائد کے عملی زندگی پر اثرات

مذکورہ عقائد کے انسانی زندگی پر گہرے اثرات مرتّب ہوتے ہیں۔ فرشتوں پر ایمان لانے سے یہ احساس جاگزیں ہوتا ہے کہ انسان کے ہر اچھے بُرے عمل کو محفوظ کیا جا رہا ہے، لہٰذا انسان میں جواب دہی کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ فرشتوں پر ایمان سے انسان مایوسیوں کے اندھیروں سے باہر نکل آتا ہے، کیوں کہ اسے یہ یقین ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے فرشتے اس کی تائید و نصرت کے لیے موجود ہیں۔ فرشتوں پر ایمان انسان کی عظمت اور شرف کو بھی واضح کرتا ہے، کیوں کہ فرشتوں نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَامُ کو سجدہ کیا تھا۔

آسمانی کتب پر ایمان سے انسان میں یہ شعور بیدار ہوتا ہے کہ اس کی عقل محدود ہے، جس سے حتمی علم تک رسائی ناممکن ہے، لہٰذا حقیقی رہ نمائی کے لیے اسے عقل کی بہ جائے آسمانی کتب کی صورت میں نازل شدہ وحی کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔ آسمانی کتب پر ایمان سے انسان کا اپنے خالق کے ساتھ تعلق قائم ہوتا ہے، کیوں کہ یہ کتب انسان اور خالق کے مابین رابطے کا ذریعہ ہیں۔ عقیدۂ آخرت پر ایمان سے انسان کی زندگی میں نکھار پیدا ہوتا ہے اور وہ محاسبۂ نفس کے ذریعے سے اپنے اعمال کی اصلاح کی کوشش کرتا ہے۔ عقیدۂ آخرت پر ایمان سے انسان کی زندگی میں جواب دہی کے احساس کا تصوّر اجاگر ہوتا ہے، وہ ذمّہ دارانہ رویہ اختیار کرتا ہے اور ایثار و قربانی جیسے اوصاف پیدا کر کے اخلاق و کردار کی درستی کی جانب متوجہ ہوتا ہے۔ آخرت پر ایمان سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ ہمارا کوئی بھی عمل پوشیدہ نہیں اور آخرت میں تمام اعمال سامنے آجائیں گے۔

حاصلِ کلام

ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے قول و فعل میں تضاد ختم کریں۔ دل، زبان اور اعمال کو ایک رُخ پر لا کر سچے مسلمان بنیں اور دین اسلام پر عمل کریں۔ یہ دیکھیں کہ ان عقائد پر ایمان لا کر ہم نے اپنے اعمال و کردار کی کس حد تک اصلاح کی اور کیسے ہم گناہ کے کاموں سے اجتناب کرنے والے بن سکتے ہیں۔ اس مقصد کے حصول کے لیے قرآن مجید کی ان آیات اور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ان روایات کا مطالعہ بے حد مفید ہو سکتا ہے، جن میں حشر نشر، قیامت، آخرت، میزان، حساب کتاب کا تذکرہ ہے۔ ان عقائد پر ایمان لانا اصلاحِ احوال کے لیے بھی ایک عمدہ اور آزمودہ طریقہ ہے اور اس سے ایک اچھے معاشرے کی تشکیل میں مدد ملتی ہے۔

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفّظ

جاگُزِیں	گھر کیا ہوئے، بسا ہوا
مُحَاسَبَۂ نَفس	اپنے نفس کا محاسبہ کرنا
جَوَاب دِہی	جواب داری، ذمہ داری
اِجتِنَاب	بچنا
اِصلاحِ اَحوَال	حالات کی بہتری
آزمُودہ	آزمایا ہوا، پرکھا ہوا

خزینۂ معلومات

قرآن مجید نے قیامت و آخرت کو کئی حوالوں سے بیان کیا اور اسی کی روشنی میں مفسرین نے اس کے تقریباً تین درجن سے زائد نام بیان کیے ہیں جیسے "یَوْمُ الْوَعِیْدِ"، "یَوْمُ الْبَعْثِ"، "یَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ"، "یَوْمُ الدِّیْنِ"، "یَوْمٌ عَظِیْمٌ"، "یَوْمُ الْحَسْرَۃِ" وغیرہ۔

سرگرمی

گھر یا کمرا جماعت میں چھوٹے گروہوں میں تقسیم ہو کر عملی مثالوں کی ایک فہرست مرتب کر کے ان پر بحث کریں جو یہ بتاتی ہو کہ فرشتوں، آسمانی کتابوں اور آخرت پر یقین رکھنا کس طرح روزمرہ کی زندگی پر مثبت اثر ڈال سکتا ہے۔ اپنے دوستوں کے ساتھ ان نتائج کا تبادلہ کریں۔

آپ اپنے اعمال کی اصلاح میں مذکورہ عقائد کا عمل دخل کس حد تک دیکھتے ہیں؟ ویڈیو بنا کر دوست کو بھیجیں۔

مشق

سبق غور سے پڑھیں اور درست ترین جواب کا انتخاب کریں۔

۱ لفظ "مَلَكٌ" کا مطلب ہے:

(الف) بنی آدم (ب) فرشتہ (ج) ملکیت (د) بادشاہ

۲ بیت المعمور (ساتویں آسمان) کا روزانہ طواف کرنے والے فرشتوں کی تعداد ہے:

(الف) 70,000 (ب) 80,000 (ج) 90,000 (د) 100,000

۳ فرشتوں کو پیدا کیا گیا ہے:

(الف) نور سے (ب) مٹی سے (ج) آگ سے (د) روشنی سے

۴ "لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ" اس آیت میں صفت کا ذکر ہے:

(الف) عام انسانوں کی (ب) انبیائے کرام عَلَیْهِمُ السَّلَام کی (ج) فرشتوں کی (د) نیک لوگوں کی

۵ قرآن مجید نے سابقہ آسمانی کتب کے بارے میں حکم نازل کیا:

(الف) ان کو مخلوق کا کلام کہا (ب) انھیں باقی رکھا (ج) ان کے تمام احکام قائم ہیں (د) ان کی تعلیمات منسوخ ہیں

۶ عقیدۂ آخرت کا مطلب ہے:

(الف) آخرت کو فانی سمجھنا (ب) اخلاق کو درست رکھنا (ج) دنیا و آخرت پر ایمان رکھنا (د) اپنی عقل کو سامنے رکھنا

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

۱ فرشتوں کی چند ذمّہ داریاں تحریر کریں۔

۲ فرشتوں کی کوئی ایک صفت بیان کریں۔

۳ آسمانی کتب کے بارے میں آپ کا کیا عقیدہ ہے؟

۴ سابقہ آسمانی کتب و صحائف کی تصدیق کا معنیٰ بیان کریں۔

۵ عقیدۂ آخرت سے کیا مراد ہے؟

۶ حساب کتاب کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات تحریر کریں۔

۱ فرشتوں کے حالات اور ان کے بارے میں عقائد پر تفصیل سے بحث کریں۔

۲ آسمانی کتب اور عقیدۂ آخرت پر ایمان لانے کے بارے میں اسلامی تعلیمات بیان کریں۔

۳ مذکورہ عقائد کے عملی زندگی پر اثرات کا جائزہ لیں۔

عملی منصوبہ

طلبہ مذکورہ عقائد کی تفہیم و اثرات جاننے کے لیے قرآن و سنت میں ان آیات و روایات کے مطالعہ کا منصوبہ بنائیں، جن میں مذکورہ عقائد کا تذکرہ کسی نہ کسی انداز سے موجود ہے۔ کم از کم چھے آیات کے حوالے سے اپنا نکتہ بیان کریں اور ان کو فرشتوں، آسمانی کتابوں اور آخرت پر یقین کی مضبوطی سے جوڑیں۔

(د) (عبادات) نماز

حاصلاتِ تعلّم

نماز کے بارے میں جان کر اس کی معاشرتی اہمیت و اثرات کو سمجھتے ہوئے نماز کی پابندی کر سکیں، نیز اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی خوش نودی حاصل کرنے کی کوشش کر سکیں۔

علم

- قرآن و سنّت کی روشنی میں نماز کی فرضیت جان سکیں۔
- نماز بالخصوص باجماعت نماز کی فضیلت و اہمیت کو سمجھ سکیں۔
- نماز کے بنیادی فلسفے کا فہم حاصل کر سکیں۔
- نماز کی حکمت اور اس کے معاشرتی، روحانی اور جسمانی فوائد سمجھ سکیں۔
- نماز کی پابندی کرنے کے ظاہری و باطنی اثرات (طہارت و پاکیزگی، نظم و ضبط، پابندئ وقت، تزکیۂ نفس) کا عملی زندگی میں جائزہ لے سکیں۔

صلاحیت

- نماز کی فرضیت اور فوائد کو سمجھتے ہوئے اپنی عملی زندگی میں باجماعت نماز کی پابندی کرنے والے بن سکیں۔
- نماز کے احکام و مسائل گھر / مسجد سے سیکھ کر اُن پر عمل کر سکیں۔

اہم ترین اعمال میں قیامت کے روز سب سے پہلے نماز کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

دینِ اسلام بنیادی طور پر عقائد، عبادات اور معاملات کا مجموعہ ہے۔ عبادات در حقیقت انسان پر عقائد کے اثرات کا عملی اظہار ہیں۔ قرآن و سنت کی تعلیمات سے معلوم ہوتا ہے کہ ارکانِ اسلام میں عقائدِ اسلامیہ کے بعد سب سے پہلے نماز ہی کا مقام و مرتبہ ہے۔ قرآن مجید میں بیشتر مقامات پر نماز کی فرضیت کا حکم دیا گیا ہے۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے زمانے میں جب کوئی شخص مسلمان ہو جاتا تو سب سے پہلے اُسے نماز سکھائی جاتی۔

قرآن و سُنّت میں نماز کی فرضیت کی کئی مثالیں موجود ہیں جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝ (سورۃ النساء، آیت: 103)

ترجمہ: ”بے شک نماز مومنوں پر مقرّرہ وقت پر فرض ہے۔“

ایک اور مقام پر حفاظتِ نماز کی تلقین کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا کہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرو، خاص طور پر درمیانی نماز کی۔ رسولِ اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے شدید بیماری کے ایام میں بھی نماز ترک نہیں فرمائی، جس سے بھی نماز کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ باجماعت نماز ادا کرنا افضل ہے۔ حدیث پاک میں اکیلے نماز پڑھنے کی نسبت باجماعت نماز کی ادائیگی کو ستائیس گنا زیادہ ثواب کا باعث قرار دیا گیا ہے۔ (صحیح بخاری، حدیث: 645)

توضیحِ اِصطِلاح

فرض اسے کہتے ہیں جو کسی قطعی اور یقینی دلیل سے ثابت ہو، اور اس کی دلالت بھی قطعی ہو، جیسے قرآن مجید کی کوئی واضح آیت یا متواتر حدیث۔ فرض کا انکار کرنے والا کافر شمار ہوتا ہے۔

نماز کا بنیادی فلسفہ جہاں عبدیت کا اظہار ہے وہیں مسلمانوں کے درمیان اتفاق و اتحاد کا اظہار بھی اس کے مقاصد کا حصّہ ہے۔ اس مقصد کا حصول باجماعت نماز ہی کے ذریعے ممکن ہے۔ اسلامی احکام کو مختلف اسباب اور فلسفے کے تحت وضع کیا گیا ہے۔ نماز کی فرضیت کا ایک مقصد اللہ تعالیٰ کی یاد بھی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ﴿۱۴﴾ (سورۃ طٰہٰ، آیت:14)

ترجمہ: "اور میری یاد کے لیے نماز قائم کرو۔"

نماز سے انسان کا دل اللہ تعالیٰ کی یاد میں ڈوبا رہتا ہے اور رحمتِ الٰہی ہر وقت اس انسان کو گھیرے رہتی ہے۔ حضرت ابوذر غفاری رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ ایک بار نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ موسم سرما میں جب پتے (درختوں سے) گر رہے تھے، باہر نکلے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ایک درخت کی دو شاخوں کو پکڑ لیا، جس سے شاخ سے پتے مزید تیزی سے گرنے لگے۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "مسلمان بندہ جب نماز اس مقصد سے پڑھتا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو جائے تو اس کے گناہ اسی طرح جھڑ جاتے ہیں، جس طرح یہ پتے درخت سے جھڑ رہے ہیں۔" (مسند احمد، حدیث:21596)

نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "قیامت کے روز سب سے پہلے نماز کا محاسبہ ہو گا۔ اگر نماز شرائط، ارکان اور وقت کے مطابق ادا کی گئی ہوئی تو وہ شخص نجات اور چھٹکارا پائے گا اور مقصد حاصل کرے گا۔" (سنن نسائی، حدیث:465)

نماز کی حکمت اور فوائد

باجماعت نماز کی ادائیگی سے اجتماعیت کا احساس ہوتا ہے، جو اسلامی معاشرے کی نمایاں خوبی ہے، اسی لیے باجماعت نماز کی تلقین کی گئی ہے۔ بنیادی طور پر نماز قُربِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔ انسان جب اپنی پیشانی اپنے مالک کے حضور جھکا دیتا ہے تو اس کا خالق اس کی پیشانی کو عزّت و مرتبہ اور اپنا قرب عطا فرماتا ہے۔ اسی لیے نماز کو مومن کی معراج قرار دیا گیا ہے۔ نماز کی دیگر بے شمار حکمتوں میں ایک پاکیزگی کا حصول ہے۔ جب کوئی انسان دن میں پانچ مرتبہ نماز ادا کرتا ہے تو یقیناً بار بار وضو کرنے سے وہ ظاہری طور پر پاک صاف ہو جاتا ہے جس کے اثرات اس کے باطن پر بھی اثر پذیر ہوتے ہیں اور اس کی زندگی میں پاکیزگی کا عنصر شامل ہو جاتا ہے۔ نمازی پانچ مرتبہ نماز کی ادائیگی سے صحت مند رہتا ہے۔ مسلسل حرکت سے اس کا جسم ورزش کا عادی رہتا ہے اور ظاہری صفائی سے اس کا جسم بارونق نظر آتا ہے۔ باجماعت نماز انسان میں

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفّظ

مُحَاسَبَہ	پوچھ گچھ، حساب کتاب
اِجْتِمَاعِیت	ایک ساتھ ہونا
عُنْصُر	جوہر (ہر شے کا)، اصل، بنیاد

خزینۂ معلومات

نماز اللہ تعالیٰ کی معیت کے حصول کا ذریعہ ہے۔
قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
"میں تمھارے ساتھ ہوں اگر تم نماز قائم رکھو گے اور زکوٰۃ دیتے رہو گے۔" (سورۃ المائدہ، آیت 12)

سرگرمی

نماز کی فضیلت اور اہمیت کو بیان کرنے والا ایک پوسٹر بنائیں، جس میں خصوصاً باجماعت نماز پر توجہ دی گئی ہو۔ اسے کمرا جماعت کے سامنے پیش کریں اور اجتماعی عبادت کے اثرات پر بحث کر کے اسکول میں باجماعت نماز کے لیے جگہ اور اوقات کار مختص کروائیں۔

والدین کی مدد سے نماز کے سماجی، روحانی اور جسمانی فوائد کی فہرست پر بات چیت کریں اور ایک چارٹ مرتب کریں کہ گھر میں کس حد تک نماز کا اہتمام کیا گیا۔ ایک ہفتے بعد نماز کے اثرات و فوائد پر بات چیت کر کے کمرا جماعت میں دوستوں کے ساتھ ان فوائد فوائد کی حکمت پر تبادلہ خیال کریں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

عقائد و عبادات میں فرق مثالوں سے واضح کریں اور عبادات میں نماز کا مقام و مرتبہ بتا کر نماز کی پابندی کرنے کا درس دیں۔

نظم و ضبط اور وقت کی پابندی کی صفت پیدا کرنے کا سبب بنتی ہے اور اس نماز سے اس کی عملی زندگی میں ایک ربط و ترتیب قائم ہو جاتی ہے، جس کا فائدہ وہ اپنی پوری زندگی میں محسوس کرتا ہے۔ نماز کے روحانی اثرات میں قربِ الٰہی، بے حیائی و فحاشی کے کاموں سے بچ جانا، باطنی ترقی اور اخلاص وغیرہ شامل ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ (سورۃ العنکبوت، آیت:45)

ترجمہ: ”بے شک نماز روکتی ہے، بے حیائی اور بُرے کاموں سے۔“

باجماعت نماز کی ادائیگی سے انسان کو اہلِ علاقہ کے حالات و واقعات کو سمجھنے اور ان کے ساتھ میل جول کا موقع ملتا ہے۔ ایسا انسان اپنے معاشرے کے افراد کی خوشی اور غمی میں شریک ہوتا ہے اور اس سے ایک منظّم معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔

نماز کے بعض ضروری احکام

نماز کی ادائیگی کے لیے وضو کرنا، لباس کا صاف ہونا، جگہ کا صاف ہونا، قبلہ رُخ ہونا اور نماز کا وقت ہونا شرط ہے۔ نماز کے آغاز میں تکبیرِ تحریمہ کہی جاتی ہے۔ اس تکبیر کے کہتے ہی وہ تمام چیزیں جو نماز کے باہر جائز ہیں، حرام ہو جاتی ہیں، اسی لیے اسے تکبیرِ تحریمہ کہا جاتا ہے۔ تکبیرِ تحریمہ کے بعد قیام، قراءت، رکوع، سجود، قعدہ، جلسہ اور سلام بالترتیب فرض ہیں۔ تین نمازوں فجر، مغرب اور عشاء میں بلند آواز سے قراءت کی جاتی ہے، جب کہ دو نمازوں ظہر اور عصر میں پست آواز سے۔ نماز کی ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ پڑھنا واجب ہے۔ فرض نماز کی پہلی دو رکعات میں سورۃ الفاتحہ کے بعد کوئی مکمل سورت یا کم از کم تین آیات کی تلاوت کی جاتی ہے، جب کہ فرائض کے علاوہ ہر رکعت میں سورت ملائی جاتی ہے۔ نماز کو وقت پر ادا کرنا چاہیے، تاہم اگر کسی وجہ سے وقت پر ادا نہ کیا جاسکے تو نماز کی قضا کرنی چاہیے۔

حاصلِ کلام

حدیث مبارک کے مطابق اسلام اور کفر کے مابین حدِ فاصل نماز ہے۔ اسلام میں کسی بھی حال میں نماز کی معافی اور چھوٹ نہیں ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم نماز کے آداب و احکام کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے روز مرّہ زندگی میں نماز کی پابندی کریں، تاکہ ہم بارگاہِ الٰہی کا قرب حاصل کر سکیں۔

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفّظ

نَظم وضَبط	حسنِ انتظام، ترتیب
رَبط	نِسبت، تعلق، واسطہ
حَدِّ فاصِل	وہ چیز جو دو چیزوں کے درمیان آکر انھیں جدا کر دے

خزینۂ معلومات

نماز شبِ معراج کے موقع پر فرض کی گئی اور اس کی فرضیت قرآن وسُنّت اور اجماعِ اُمّت سے ثابت ہے۔ قرآنِ مجید میں 92 مقامات پر نماز کا ذکر آیا ہے اور متعدّد مقامات پر صیغہ امر کے ساتھ (صریحاً) نماز کا حکم وارد ہوا ہے۔

سرگرمی

فرض نمازوں کے علاوہ مختلف مواقع پر پڑھی جانے والی نمازوں پر مشتمل چارٹ بنائیں، جس میں نمازوں کے نام، اوقات، رکعات، حیثیت (واجب، سنت، نفل، مستحب)، مسنون دُعائیں، مواقع کی نشاندہی شامل ہو۔

نماز کے اہم احکام (فرائض، واجبات، سنن، مکروہات و آداب) والدین کی مدد سے پڑھیں، نماز کی ادائیگی کے دوران ان احکام پر عمل کر کے دوستوں کو بتائیں کہ آپ کن احکام پر عمل کرتے ہیں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

بے نمازی کے لیے قرآن وسنت کی وعیدوں کو بیان کریں اور نماز کی فضیلت بتا کر گھر میں نماز کا ماحول بنانے کے لیے عملی کام دیں۔ اسکول میں نماز کے مسائل و احکام کا ایک دن مقرّر کریں اور طلبہ کے مابین مقابلہ کروائیں۔

مشق

سبق غور سے پڑھیں اور درست ترین جواب کا انتخاب کریں۔

۱ توحید و رسالت کی گواہی کے بعد اعمال میں سب سے اہم مقام و مرتبہ ہے:

(الف) نماز کا (ب) روزے کا (ج) زکوٰۃ کا (د) حج کا

۲ مسلمانوں کے مابین اتحاد و اتفاق کے اظہار کا ذریعہ ہے:

(الف) اکیلے نماز پڑھنا (ب) نماز تہجد (ج) باجماعت نماز (د) نفل نماز

۳ نماز اکیلے بھی پڑھی جاسکتی ہے تاہم باجماعت نماز ادا کرنا:

(الف) صرف مقیم کے لیے ہے (ب) افضل ہے (ج) صرف مسافر کے لیے ہے (د) اہم نہیں ہے

۴ باجماعت نماز کو اکیلے نماز پڑھنے پر فضیلت ہے:

(الف) ستائیس گنا (ب) تیس گنا (ج) چالیس گنا (د) سو گنا

۵ وضو کرنے سے پاکی حاصل ہوتی ہے:

(الف) صرف ظاہری (ب) صرف باطنی (ج) ظاہری و باطنی (د) دونوں نہیں

۶ تکبیرِ تحریمہ کہی جاتی ہے:

(الف) نماز کے آغاز میں (ب) نماز کے اختتام پر (ج) سجدہ میں جاتے ہوئے (د) رکوع کے وقت

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

۱ نماز کی فرضیت پر کوئی ایک دلیل پیش کریں۔

۲ باجماعت نماز کی فضیلت بیان کریں۔

۳ نماز بُرے کاموں سے روکتی ہے، ثابت کریں۔

۴ نماز کی پابندی کیوں ضروری ہے؟

۵ نماز کا ہمارے ظاہر پر کیا اثر ہوتا ہے؟

۶ نماز کی فرضیت کا مقصد کیا ہے؟

درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات تحریر کریں۔

۱ نماز کا بنیادی فلسفہ کیا ہے؟ وضاحت کریں۔

۲ نماز کے معاشرتی، روحانی اور جسمانی فوائد کی وضاحت کریں۔

۳ نماز کے بعض ضروری احکام تفصیل سے بیان کریں۔

عملی منصوبہ

نماز کے عام احکام اور مسائل کی کسی مستند کتاب کا مطالعہ کریں اور کوئی سے 20 احکام و مسائل کی فہرست مرتب کریں۔ گروہ کی صورت میں جمع ہو کر کمرا جماعت میں ان احکام اور مسائل پر مذاکرہ کریں کہ کس طرح ان احکام اور مسائل کو سمجھنا اور ان پر عمل کرنا مفید ہے۔

(۵) روزہ

حاصلاتِ تعلّم

قرآن و سنّت کی روشنی میں روزہ کے مقصد، اہمیت اور فضیلت سے واقف ہو کر ماہِ رمضان میں نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے معمولات سے واقفیت حاصل کر کے انھیں اپنی عملی زندگی کا حصہ بنا سکیں۔

علم

- قرآن و سنّت کی روشنی میں روزہ کے مقصد اور فلسفہ سے واقف ہو سکیں۔
- روزہ کی اہمیت و فضیلت کو سمجھ سکیں۔
- روزہ کے روحانی و جسمانی اور معاشرتی فوائد سمجھ سکیں۔
- ماہِ رمضان میں بدنی و مالی عبادات بالخصوص تلاوتِ قرآن مجید، قیام اللیل، تراویح، شبِ قدر، اعتکاف کرنے، سحری کرنے، افطار کرنے اور صدقہ و خیرات کی فضیلت کو سمجھ سکیں۔
- روزے کے ظاہری و باطنی اثرات (تقویٰ، طہارت و پاکیزگی، نظم و ضبط، پابندیٔ وقت، تزکیۂ نفس، ایثار) کا عملی زندگی میں جائزہ لے سکیں۔

صلاحیت

- مکمل آداب کے ساتھ روزہ رکھنے والے اور عملی زندگی میں تقویٰ اختیار کرنے والے بن سکیں۔
- ماہِ رمضان میں نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ، اہلِ بیتِ اطہار اور صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ کے معمولات سے واقفیت حاصل کر کے انھیں اپنی عملی زندگی کا حصہ بنا سکیں۔
- ماہِ رمضان میں بدنی عبادات، صدقات و خیرات، ایثار و غم خواری کا عملی مظاہرہ کر سکیں۔

اہم ترین محض کھانے پینے سے اجتناب کرنا روزہ نہیں، بلکہ گناہوں کو چھوڑنا اور خواہشاتِ نفسانیہ پر قابو پانا روزہ ہے۔

نماز ایک بدنی عبادت ہے جس کے فوائد کو حاصل کرنے کے لیے تقویٰ اور خشوع و خضوع لازمی عناصر ہیں۔ تقویٰ کے حصول کے لیے روزہ ایک اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے۔ روزہ کو عربی زبان میں "صوم" کہا جاتا ہے۔ صبح صادق سے لے کر غروبِ آفتاب تک کھانے پینے اور نفسانی خواہشات سے باز رہنے کا نام روزہ ہے۔ روزے کی برکات سے مستفید ہونے کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ روزے کے دوران گناہوں سے اجتناب کیا جائے اور اس کے ساتھ دیگر مالی و بدنی عبادات کا التزام کیا جائے۔

روزے کی اہمیت اور مقاصد

روزے کا مقصد قرآن مجید کے مطابق تقویٰ کا حصول ہے۔ اسی مقصد کی وضاحت کرتے ہوئے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا گیا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝١٨٣

(سورۃ البقرۃ، آیت:183)

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

طلبہ کو بتائیں کہ روزے کا اصل مقصد بھوکا پیاسا رہنا نہیں بلکہ اس کے پیچھے نفس کی عدم پیروی، تقویٰ اور دوسروں کے احساس کا جذبہ کارفرما ہے۔

ترجمہ: ”اے ایمان والو! روزے تم پر فرض کیے گئے ہیں جیسے تم سے پہلی اُمّتوں پر فرض کیے گئے تھے، تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔“

اس آیت میں ایک جانب اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روزہ پہلی اُمتّوں پر بھی فرض تھا تو دوسری جانب روزے کی مقصدیت بھی بتائی گئی ہے، جو کہ تقویٰ کا حصول ہے۔ حدیث پاک میں ارشاد فرمایا گیا کہ جو انسان حالتِ روزہ میں جھوٹ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا نہ چھوڑے، اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا، پیاسا رہنے کی کوئی حاجت نہیں ہے۔ (سنن ابی داؤد، حدیث: 2362)

رمضان کا مہینہ باعثِ خیر و برکت اور سعادت ہے۔ اس ماہِ مقدس میں عبادت کا ثواب ستّر گنا تک بڑھ جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ مسلمان ذوق و شوق سے عبادت کو ترجیح دیتے ہیں۔ رمضان المبارک میں کی جانے والی عبادات میں تلاوتِ قرآنِ مجید سرِ فہرست ہے۔ نمازِ تراویح میں قرآن مجید کی تکمیل کا اہتمام تقریباً ہر مسجد میں کیا جاتا ہے۔ سحری و افطار بھی رمضان المبارک کی خاص عبادتیں ہیں۔ رمضان کے آخری عشرے میں مسنون اعتکاف کیا جاتا ہے اور طاق راتوں میں شبِ قدر کی تلاش کی جاتی ہے، جو ہزار مہینے سے افضل رات ہے۔ علاوہ ازیں رمضان المبارک کی راتوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت و بندگی میں بسر کیا جاتا ہے، جو قربِ الٰہی کا سبب ہے۔ رمضان المبارک میں اکثر لوگ زکوٰۃ دینے کو بھی ترجیح دیتے ہیں اور دیگر صدقات جیسے فطرانہ وغیرہ بھی اسی ماہِ مقدس میں ادا کیا جاتا ہے۔

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ کے معمولاتِ رمضان

ماہِ رمضان کی آمد سے قبل نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ اس ماہ کے فضائل و مناقب بیان کرنے کی غرض سے باقاعدہ خطبہ ارشاد فرمایا کرتے۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ کا معمول تھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ رمضان کے مہینے کا خاص طور پر اہتمام فرماتے تھے اور اپنے اہل و عیال کو اس ماہ کی تیاری کی ترغیب دلاتے تھے۔ رمضان المبارک میں نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ کے معمولاتِ عبادت و ریاضت میں عام دنوں کی نسبت بہت اضافہ ہو جاتا تھا۔ اس مہینے میں اللہ تعالیٰ کی خشیت اور محبت اپنے عروج پر ہوتی اور اسی شوق اور محبت میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ تلاوتِ قرآن مجید اور راتوں کا قیام بھی بڑھا دیتے۔ ماہِ رمضان شروع ہوتا تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ کا رنگ مبارک متغیر ہو جاتا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ کی نمازوں میں اضافہ ہو جاتا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعا کرتے۔ (شعب الایمان، حدیث: 3625)

الفاظ کے معانی اور دُرست تَلَفُّظ

تَقْوٰی	احتیاط، پرہیز گاری
سَعادت	خوش بختی
قُربِ اِلٰہی	اللہ تعالیٰ کے قریب ہونا
مَنَاقِب	حمد و ثنا، توصیف
رِیاضَت	یادِ الٰہی میں لگاتار مشغولیت

خزینۂ معلومات

قرآن و سنت کی نصوص سے معلوم ہوتا ہے کہ روزہ پہلی اُمّتوں پر بھی فرض تھا تاہم اسلام نے اس میں کچھ تبدیلیاں کی ہیں، جن میں دو تبدیلیاں اہم ہیں:

1: روزے کا دورانیہ کم کر دیا

2: فرض روزوں کو رمضان کے ساتھ خاص کر دیا

سرگرمی

کتبِ سیرت و فضائلِ رمضان سے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ، اہلِ بیت اطہار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم اور صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کے رمضان کے معمولات تلاش کریں۔ اس تحقیق میں کم از کم پانچ سے سات شخصیات شامل ہوں۔ ان معمولات کا پانچ افراد کے ساتھ تبادلہ کریں اور دیکھیں کہ رمضان کے دوران اور روز مرّہ زندگی میں ان کی تقلید کیسے کی جا سکتی ہے۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

آثار و روایات سے ماہِ رمضان میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ، اہلِ بیت اطہار اور صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کے معمولات سے واقفیت حاصل کر کے طلبہ کو اپنی عملی زندگی میں ان معمولات کو اپنانے کا درس دیں۔

آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سخاوت بھی اس ماہِ مقدس میں بڑھ جایا کرتی تھی اور آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تیز ہوا کی مانند سخاوت فرمایا کرتے تھے۔ رمضان المبارک میں اعتکاف بھی آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا معمول تھا۔

روزے کے فوائد اور اثرات

روزے کے بے شمار روحانی، جسمانی اور معاشرتی فوائد ہیں۔ روزہ رکھنے سے انسان کا نظامِ انہضام بہتر اور مزید فعال ہوتا ہے اور انسان کئی اقسام کی جسمانی بیماریوں سے نجات پاتا ہے۔ ایک خاص وقت تک معدہ خالی رہنے سے انسان طبی طور پر صحت مند و توانا رہتا ہے۔ روزے کا مقصد حصولِ تقویٰ ہے، جس کی یہ دولت انسان میں اطاعتِ الٰہی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور وہ اپنے دامن کو برائیوں سے محفوظ رکھنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے۔ روزہ قربِ الٰہی کا سبب ہے۔ روزہ میں انسان کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے مختلف انعامات کی نوید ملتی ہے اور اس سے انسان میں نیکی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ رمضان میں سحری اور افطار کی محافل میں تمام افراد مل بیٹھتے ہیں اور لذیذ کھانوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ بعض مساجد اور دیگر مقامات پر لوگوں کے لیے مفت سحری اور افطار کا انتظام ہوتا ہے۔ ان سے ایک صالح معاشرے کی جھلک نظر آتی ہے، جو مسلمانوں کی اجتماعیت کی جانب اشارہ کرتا ہے۔

سرکش شیاطین کے قید ہونے سے معاشرہ برائیوں سے محفوظ رہتا ہے، جرائم میں کمی آتی ہے اور ایک پُر امن معاشرے کا منظر دیکھنے کو ملتا ہے۔ ایک روزہ دار انسان خاص وقت تک کے لیے کھانے پینے سے اجتناب کرتا ہے اور اس سے وہ نظم و ضبط اور وقت کی پابندی کا عادی بنتا ہے۔ ظاہری و باطنی طہارت کے نظائر رمضان میں عام دیکھنے کو ملتے ہیں کہ کیسے لوگ اپنی ظاہری و باطنی صفائی کا اہتمام کرتے ہیں۔ ماہِ رمضان میں مساجد کا نمازیوں سے بھر جانا اور نیکیوں کی کثرت اسی باطنی طہارت کا نتیجہ ہے۔ روزہ انسان کی شخصیت میں ایثار و قربانی کے جذبات کو فروغ دینے کا سبب ہے۔

حاصلِ کلام

ہمیں چاہیے کہ ہم رمضان المبارک کے روزے رکھنے کا اہتمام کریں اور اس ماہِ مقدس میں زیادہ سے زیادہ عبادات کی عادت اپنائیں۔ روزوں کے احکام و آداب کا مطالعہ کر کے ان کی روشنی میں روزوں کی پابندی کریں، تاکہ ہم ان روزوں کے حقیقی فوائد سے مستفید ہو سکیں۔

اس ماہ میں نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ، صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم اور اہل بیتِ اطہار رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم کے معمولات کا مطالعہ کریں اور ان کو اپنے معمولات کا لازمی حصہ بنائیں۔

الفاظ کے معانی اور دُرست تلفّظ

نِظامِ اِنہضام	جسم میں خوراک ہضم کرنے کا نظام
صَالِح	برائی سے پاک، اچھا
نَظائِر	نظیر کی جمع، مثال

خزینۂ معلومات

رمضان کے روزے 10 شعبان 2 ہجری میں فرض ہوئے تھے۔

سرگرمی

روزے کے 10 آداب اور 15 احکام پر مشتمل ایک فہرست بنائیں۔ کوئی سے تین دوستوں کو بھیجیں اور ان سے بھی طلب کر کے ان کا موازنہ کر کے عام زندگی میں ان آداب پر عمل کرنے کا پختہ ارادہ کریں۔

رمضان المبارک کے دوران مختلف مالی و بدنی عبادات جیسے قرآن مجید کی تلاوت، رات کی نماز (قیام اللیل)، نمازِ تراویح میں شرکت، اور صدقہ و فطرانہ دینے کے فضائل پر مشتمل ایک تحقیقی مضمون خاندان کے کم از کم دس افراد کو بھیجیں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

ماہِ رمضان کی بدنی و مالی عبادات کی ضرورت سے آگاہ کریں اور روزے پر ان کے اثرات سے آگاہ کریں۔

حدیث مبارک کی روشنی میں سحر و افطار اور شبِ قدر کی دعا یاد کروائی جائے۔ رمضان المبارک کی برکات و ثمرات حاصل ہونے یا نہ ہونے کی وجوہات پر مذاکرہ کروایا جائے۔

مشق

سبق غور سے پڑھیں اور درست ترین جواب کا انتخاب کریں۔

۱ روزہ کو عربی زبان میں پکارا جاتا ہے:

(الف) الصوم (ب) الصلاۃ (ج) الحج (د) الزکاۃ

۲ قرآن کی آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ:

(الف) روزہ صرف مسلمانوں پر فرض کیا گیا ہے۔ (ب) صرف یہود پر فرض تھا۔

(ج) صرف نصاریٰ پر فرض تھا۔ (د) تمام اُمتوں پر فرض تھا۔

۳ رمضان میں نیک عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے:

(الف) 10 گنا (ب) 27 گنا (ج) 70 گنا (د) 700 گنا

۴ رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف ہے:

(الف) سنت (ب) فرض عین (ج) واجب (د) مستحب

۵ رمضان میں مسلمانوں کی اجتماعیت کا مظہر ہے:

(الف) اعتکاف (ب) افطاری اور سحری اور باجماعت نماز (ج) غریبوں کی مالی مدد (د) قرآن مجید کی تلاوت

۶ رمضان میں شیاطین کی قید سے معاشرے پر اثر پڑتا ہے:

(الف) جسمانی بیماریوں کا خاتمہ (ب) سحر و افطار کا اہتمام (ج) نیکیوں میں اضافہ (د) نظامِ انہضام میں بہتری

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

۱ روزے کا معنیٰ و مفہوم بیان کریں۔

۲ روزے کی فرضیت کا مقصد واضح کریں۔

۳ روزے کی برکات سے مستفید ہونے کا ذریعہ کیا ہے؟

۴ رمضان المبارک میں نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی عبادات میں کیا فرق پڑتا تھا؟ واضح کریں۔

۵ روزے کے دوران شیطانوں کی قید سے معاشرے پر کیا اثرات مرتّب ہوتے ہیں؟

۶ ثابت کریں کہ محض کھانے پینے سے اجتناب کا نام روزہ نہیں ہے۔

درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات تحریر کریں۔

۱ رمضان المبارک کی خصوصیات اور اہمیت کو تفصیل سے بیان کریں۔

۲ رمضان المبارک میں معمولاتِ نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بیان کریں۔

۳ روزے کے فوائد و اثرات مدلل انداز سے بیان کریں اور بتائیں کہ آپ ان سے کیسے مستفید ہو سکتے ہیں؟

عملی منصوبہ

رمضان کے دوران مختلف عبادتوں کی منصوبہ بندی کریں اور ان میں حصہ لیں، جیسے قرآن مجید پڑھنا، نماز تراویح میں شرکت کرنا، مستحق افراد کے لیے سحر و افطار کا بندوبست کرنا، صدقہ و خیرات دینا اور ضرورت مندوں کی مدد کرنا۔ رمضان المبارک میں کیے جانے والے مسنون کاموں کی فہرست بنا کر ان پر عمل کریں۔ روزے کے ظاہری اور باطنی اثرات پر غور کریں، جیسے کہ ضبط نفس، صفائی، وقت کی پابندی، اور صدقہ خیرات میں اضافہ۔ بحث کریں کہ ان اثرات کو عملی زندگی میں کیسے لاگو کیا جا سکتا ہے۔